SUN.18.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 244
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ روزنامہ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروز اتوار 18/ اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 244
۶/جمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A.B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم-اے،بی-ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کومبو افر
کوہ نور
شادی کے برتن حیدرآبادی ڈیزائن میں دستیاب ہیں
انٹرپرائزز اینڈ ہوم اپلائنسز
بہترین معیار، مناسب قیمتیں
کومبو افر ₹17,786
کومبو افر ₹21,786
کومبو افر ₹27,786
بھنگار لین، کیلا مارکیٹ، شکتی نگر، ناندیڑ
9028333337
پروپرائٹر: ماجد احمد پردیسی

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

’ہاں، ہم اقتدار کی تبدیلی چاہتے ہیں‘

ممتا آل انڈیا ترنمول کانگریس پارٹی کا رجیم چینج پر بڑا بیان

دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): ممتا آل انڈیا ترنمول کانگریس (ایم اے ٹی سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اقتدار کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے مرکزی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت اپنے ہی غیر مسلح شہریوں کو قومی پرچم لہرانے کے لیے غیر قانونی طور پر حراست میں لیتی ہے اور انہیں جیل بھیجنے کے لیے عدالتی افسران کے طور پر پولیس مشینری کا استعمال کرتی ہے، اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مہوا موئترا کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان الزامات کا سلسلہ جاری ہے۔ مہوا موئترا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ 'ہاں، ہم رجیم چینج (اقتدار کی تبدیلی) چاہتے ہیں۔' ... اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔" انہوں نے 'رجیم چینج' معاملہ پر مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے بیان کو خاص طور پر ہدف تنقید بنایا اور زور دے کر کہا کہ 'ہاں، ہم اب اقتدار کی تبدیلی چاہتے ہیں۔' مہوا موئترا کے بیان سے قبل راجیہ سبھا کے رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے بھی رجیم چینج معاملے پر مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا تھا۔ انہوں نے وزیر دفاع اور بی جے پی لیڈر راج ناتھ سنگھ کے بیان پر کہا تھا کہ 'آپ الزام عائد کرتے ہیں کہ کانگریس بنگلہ دیش کی طرح ہندوستان میں بھی اقتدار کی تبدیلی چاہتی ہے۔ نہیں، عوام اقتدار کی تبدیلی چاہتے ہیں۔ بدعنوانی کے خلاف ہندوستان کے نعرے کے ساتھ ہونے والے احتجاجی مظاہروں نے آپ کو اقتدار تک پہنچایا تھا۔ لیکن اس کے بعد آپ نے کیا کیا؟ بدعنوانی کو گلے لگا لیا۔ اداروں پر قبضہ کر لیا۔ ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری کی۔ اب اقتدار سے جانے کا وقت آگیا ہے۔" واضح رہے کہ جمعہ کو کانگریس کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد پریس کانفرنس میں کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے بھی کہا تھا کہ 'اب اچانک راج ناتھ سنگھ حکومت کو بچانے کے لیے آگئے ہیں۔ انہیں جمہوریت کی عادت ہی ختم ہو گئی ہے۔ جب پوری اپوزیشن کہہ رہی ہے کہ اس حکومت کو ہٹانا ہے تو اس میں سازش کہاں سے آ گئی؟ جمہوریت میں انتخابات کے ذریعہ حکومت تبدیل کرنا اپوزیشن کا حق ہے۔' دراصل آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئیسا) کی صدر نے حال ہی میں ایک بیان میں رجیم چینج کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کی جین-زی تحریک کو جمہوریت اور انسانی حقوق کی بحالی کے لیے بنگلہ دیش کے نوجوانوں سے تحریک ملی ہے۔ اس بیان کے بعد سے بی جے پی حملہ آور ہے اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بھی اس معاملہ کو کانگریس سے جوڑ دیا۔ راج ناتھ سنگھ نے الزام لگایا تھا کہ اپوزیشن کے کچھ لیڈران بنگلہ دیش کی طرح ہندوستان میں بھی اقتدار کی تبدیلی کی سازش کرنا چاہتے ہیں۔

روس سے تیل اور گیس خریدنے پر
ہندوستان سمیت 5 ممالک کو ٹیرف سے راحت

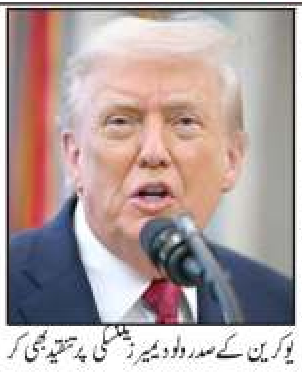

واشنگٹن: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستان سمیت 5 ممالک کو روس سے تیل اور گیس خریدنے پر ٹیرف سے راحت دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ 'لنڈسے او گراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ آف 2026' کے تحت کیا گیا ہے، جس میں قومی مفاد کے پیش نظر ان ممالک کو چھوٹ دی گئی ہے۔ ٹرمپ نے واضح کیا کہ ان 5 ممالک کو روس سے توانائی خریدنے پر کوئی محصول ادا نہیں کرنا ہوگا، جس سے اقتصادی اور توانائی کے تعاون کو فروغ ملے گا۔ چین، ہندوستان، سلوواکیہ، ہنگری اور آذربائیجان ان 5 ممالک میں شامل ہیں۔ امریکی صدر کا یہ ایگزیکیٹو آرڈر ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب وہ روس کے تئیں نرم رویہ اپنا رہے ہیں۔ وہیں عوامی سطح پر وہ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی پر تنقید بھی کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے قومی مفاد کا حوالہ دیتے ہوئے روس اور ایران پر پابندیاں عائد کرنے سے متعلق ایکٹ کے تحت عائد پابندیوں اور محصولات سے چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جمعہ کی شام جاری ایک ایگزیکیٹو آرڈر میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'گراہم ایکٹ' کے تحت عائد کی جانے والی پابندیوں، قدغنوں اور ٹیرف سے چھوٹ دینے کا اعلان کیا۔ ٹرمپ نے حکم نامے میں کہا کہ وہ قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'گراہم ایکٹ' کی دفعہ 115 کے تحت پابندیوں اور ٹیرف کے نفاذ سے چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایگزیکیٹو آرڈر کے مطابق صدر کو اس دفعہ کے تحت کسی غیر ملکی شخص پر پابندیاں عائد کرنے، قدغنیں نافذ کرنے یا ٹیرف لگانے سے چھوٹ دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس کے لیے انہیں امریکی کانگریس کے سامنے ایک تحریری سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوتا ہے، جس میں یہ بتایا جائے کہ چھوٹ دینا قومی مفاد میں ہے۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ یہ چھوٹ امریکہ کے قومی مفاد میں دی جا رہی ہے۔ ٹرمپ نے اپنے حکم نامے میں کہا کہ وہ کانگریس کو سرٹیفکیٹ سونپ چکے ہیں، جس میں موجودہ حالات میں اس رعایت کو امریکہ کے قومی مفاد میں قرار دیا گیا ہے۔ دراصل 18 ستمبر کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'لنڈسے او گراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ آف 2026' نامی بل پر دستخط کیے تھے۔ یہ بل روس سے زیادہ مقدار میں خام تیل خریدنے والے 5 ممالک کو نشانہ بناتا ہے، جن میں چین، ہندوستان، سلوواکیہ، ہنگری اور آذربائیجان شامل ہیں۔ گزشتہ اگست میں امریکی سینیٹ نے اس بل کو 86 کے مقابلے میں 11 ووٹوں سے منظور کیا تھا۔ حالانکہ اب ٹرمپ نے واضح کر دیا ہے کہ روسی تیل خریدنے پر ہندوستان سمیت 5 ممالک پر کوئی ٹیرف نہیں لگے گا۔

ایران جوہری ہتھیار نہیں بنانا چاہتا
لیکن امریکہ کے سامنے نہیں جھکے گا: صدر پیزشکیان

تہران: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے جمعہ کے روز ایک بار پھر دہرایا کہ ان کا ملک جوہری ہتھیار بنانا نہیں چاہتا ہے، اور تہران کے خلاف پروپیگنڈے کو جھوٹ قرار دے دیا ہے۔ ان کے دفتر کی ویب سائٹ پر جاری بیان کے مطابق پیزشکیان نے یہ بات آرمینیا کے راجدھانی یریوان میں حیاتیاتی تنوع کانفرنس (سی او پی 17) کے موقع پر جارجیا کے وزیر اعظم اراکلی کوباخذے کے ساتھ ملاقات کے دوران کہی۔ خبر رساں ایجنسی شنہوا کے مطابق انہوں نے کہا کہ ایران جوہری ہتھیار تیار کرنا نہیں چاہتا اور ہم اپنے ملک کے خلاف تباہ کن پروپیگنڈے کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے جوہری ہتھیاروں کی تیاری پر پابندی کے حوالے سے ایران کے مرحوم سپریم لیڈر علی خامنہ ای کے واضح موقف کا حوالہ بھی دیا۔ پیزشکیان نے کہا کہ ایران ہمیشہ مذاکرات کے لیے تیار رہا ہے۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ ایران کو خود سپردگی پر مجبور کر سکتا ہے، لیکن ہم زور زبردستی کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکی پابندیاں انسانی اصولوں کے مطابق نہیں ہیں۔ انہوں نے ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حالیہ حملوں کو غیر منصفانہ اور غیر انسانی قرار دیا۔ اس موقع پر جارجیا کے وزیر اعظم کوباخذے نے کہا کہ ان کا ملک کسی بھی ریاست کے داخلی معاملات میں کسی بھی قسم کی غیر ملکی مداخلت کو مسترد کرتا ہے۔ ایک ملاقات میں ان کے دفتر کی ویب سائٹ کے مطابق آرمینیا کے وزیر اعظم نکول پشینیان کے ساتھ ملاقات کے دوران پیزشکیان نے کہا کہ امریکہ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ایران خود سپردگی نہیں کرے گا۔ وہ اپنے عوام پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ تال میل برقرار رکھتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ دنیا سے اپنے تعلقات جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور اس کی پابندیوں نے ایران اور پوری دنیا کے لیے مسائل پیدا کیے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر واشنگٹن اسی راستے پر چلتا رہا تو پوری دنیا کے لیے حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ پیزشکیان نے واشنگٹن سے کہا ہے کہ وہ طاقت کے استعمال کے بجائے دلیل کی بنیاد پر مذاکرات کرے۔ اس دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے ساتھ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے پیش گوئی کی کہ تنازعہ ختم ہونے کے بعد عالمی سطح پر توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ آئے گی اور اس بات پر زور دیا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مونٹانا میں ایک انتخابی ریلی کے لیے ایریزونا سے روانہ ہونے سے پہلے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ نے تنازعہ کے جلد خاتمے کو تیل کی قیمتوں میں کمی اور امریکی معیشت میں بہتری سے جوڑا۔

دہلی مظاہرہ: ’خواتین کے ساتھ پولیس کی بربریت حدیں پار کر رہی ہے‘: راہل گاندھی

دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): دہلی میں ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف گزشتہ دنوں کئی مظاہرے ہوئے۔ ان مظاہروں کے دوران طالبات وخواتین دہلی پولیس کے ساتھ ساتھ ہندوتوا تنظیموں سے منسلک لوگوں کی بربریت کا شکار ہوئیں۔ ایسی کئی خبریں اور ویڈیوز سامنے آئی ہیں، جن میں نہ صرف طالبات وخواتین پر جبر دیکھنے کو مل رہا ہے بلکہ نازیبا حرکتیں بھی سامنے آئی ہیں۔ کچھ ایسی ہی متاثرہ طالبات وخواتین سے راہل گاندھی نے ملاقات کی، جس کی ویڈیو آج انھوں نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل سے شیئر کی ہے۔ اس ویڈیو میں طالبات و خواتین اپنے ساتھ ہوئے واقعات کو بیان کرتے ہوئے بہت پریشان نظر آ رہی ہیں اور ملک کے موجودہ حالات پر فکرمند بھی دکھائی دے رہی ہیں۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے لکھا ہے کہ "جنسی استحصال، کپڑے کھینچنا اور پرائیویٹ پارٹس پر حملہ... جمہوریت کے لیے آواز اٹھانے والی طالبات و خواتین کے ساتھ دہلی پولیس کی بربریت شرمناک طریقے سے حدیں پار کر رہی ہے۔" ساتھ ہی انھوں نے لکھا ہے کہ "یہ سب آوازوں کو دبانے کی اس سازش کا حصہ ہے، جس میں اتنا ڈرا دو، اتنا بے عزت کرو کہ کوئی دوبارہ سوال اٹھانے کی ہمت ہی نہ کرے۔" ویڈیو میں ایک خاتون کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ انھیں اچانک اور زبردستی اس طرح گھسیٹا جا رہا تھا کہ کپڑے ٹھیک کرنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ ایک طالب نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جیسے کچھ لوگ لڑکیوں کو چھیڑنے کا موقع تلاش کر رہے تھے۔ طالبات وخواتین کی باتیں سننے کے بعد راہل گاندھی نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا اور ان کے ساتھ مشکل وقت میں کھڑے رہنے کا یقین بھی دلایا۔ اس معاملے پر راہل گاندھی اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "مودی شاہ جانتے ہیں، جس دن اقتدار ہاتھ سے گیا، اس دن ان کی منمانی کی کہانی ختم۔ ان کا یہی ڈر پولیس تک پہنچتا ہے اور تشدد بن کر ملک کے نوجوانوں و خواتین پر ٹوٹ رہا ہے۔" اس معاملہ میں کانگریس نے بھی اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ "نریندر مودی، امت شاہ پولیس استحصال کے زور پر عوام کی آواز دبانا چاہتے ہیں، لیکن اب یہ ممکن نہیں ہے۔ ملک حقیقت جان چکا ہے اور بی جے پی حکومت لوگوں کو ڈرا دھمکا نہیں سکتی۔ ہم نہ ڈریں گے، نہ جھکیں گے۔ ناانصافی کے خلاف لڑتے رہیں گے۔"

دھرو راٹھی کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری

نئی دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): دہلی کی ایک عدالت نے 2018 کے ہتک عزت معاملے میں یوٹیوبر دھرو راٹھی کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری کیے ہیں۔ یہ معاملہ وکاس سنکرتیاین عرف وکاس پانڈے کی جانب سے دائر کیا گیا تھا۔ عدالت کو بتایا گیا کہ سمن پہنچانے کے لیے جب عدالتی اہلکار دھرو راٹھی کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہاں تالا لگا ہوا تھا۔ عدالت نے عدالتی اہلکار کی رپورٹ کا نوٹس لیتے ہوئے دھرو راٹھی کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 31 اکتوبر کو ہوگی۔ یہ پیش رفت عدالت کی جانب سے گروگرام میں دھرو راٹھی کے پتے پر تازہ سمن جاری کیے جانے کے چند روز بعد ہوئی ہے۔ شکایت کنندہ نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ عدالتی کارروائی سے متعلق نوٹس جلد پہنچانے کے اقدامات کیے جائیں۔ شکایت کنندہ کے وکیل نے عدالت کو بتایا تھا کہ دھرو راٹھی کو کئی برس سے سمن پہنچانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں، کیونکہ وہ زیادہ تر بیرون ملک رہتے ہیں۔

امریکی قانون سازوں نے روبیو پر دورۂ ہند کے دوران سی جے پی احتجاج کا معاملہ اٹھانے پر زور دیا

واشنگٹن: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): امریکہ کے ۶ ڈیموکریٹ قانون سازوں نے اسٹیٹ سکریٹری مارکو روبیو پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے دورہ ہند کے دوران، ہندوستان میں طلبہ مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر طاقت کے بے جا استعمال، مظاہرین کی حراست اور کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) سے وابستہ احتجاجی مظاہروں کی نگرانی پر اپنے خدشات اٹھائیں۔ واضح رہے کہ روبیو اگلے ہفتے ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں وہ ممبئی میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے ملاقات کریں گے۔ امریکی قانون سازوں پرامیلا جے پال، الہان عمر، جم میک گورن، رشیدہ طلیب، ایلینور ہومز نورٹن اور جیسس گارشیا نے جمعہ کے روز روبیو کو خط لکھا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم دہلی اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں طلبہ کے احتجاج کے دوران سیکورٹی فورسز کی جانب سے جبر، غیر قانونی حراست اور طاقت کے ضرورت سے زیادہ استعمال کے طرز عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ خط لکھ رہے ہیں۔" انہوں نے اس وقت کے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے خلاف سی جے پی کے مظاہروں اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرنے والے مظاہروں کا حوالہ دیا۔ انہوں نے واشنگٹن میں ہندوستانی سفارت خانے اور دیگر امریکی شہروں میں واقع قونصل خانوں پر سی جے پی کی حمایت کرنے والے مظاہرین کی نگرانی کیلئے فوٹوگرافرز تعینات کرنے کا بھی الزام لگایا۔ جے پال نے ہندوستان کی عبوری انتخابی فہرستوں سے مبینہ طور پر ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ووٹرز کے اخراج کا حوالہ دیتے ہوئے ایس آئی آر (SIR) پر علیحدہ طور پر خدشات کا اظہار کیا۔ ہندوستانی سفیر ونے موہن کواترا نے اس سے قبل ان کے ریمارکس کو "ہندوستان کے اندرونی معاملات میں ناقابل قبول مداخلت" قرار دیا تھا۔ صدر جو بائیڈن کے سابق مشیر اور ڈیموکریٹک لیڈر اجے بھٹوریا نے جے پال پر مداخلت کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے ایکس پر کہا کہ "ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے جس کی اپنی عدالتیں، آزاد پریس اور ۹۰ کروڑ سے زائد ووٹرز ہیں۔ کانگریس کو نئی دہلی کو اس کے اندرونی معاملات پر درس دینے کا کوئی حق نہیں۔" قانون سازوں نے روبیو سے کہا کہ وہ ہندوستان پر حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کی مکمل، شفاف اور آزادانہ تحقیقات اور اپنے حقوق کا پرامن استعمال کرنے پر حراست میں لئے گئے افراد کی رہائی کیلئے زور ڈالیں۔ انہوں نے ہندوستانی مشنز کی جانب سے امریکہ میں مظاہرین کی نگرانی اور انہیں ہراساں کرنے کی رپورٹس کی تحقیقات اور اس بات کے جائزے کا بھی مطالبہ کیا کہ آیا ہندوستان کا یہ طرز عمل اسے آرمز ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت ہتھیاروں کی فروخت کیلئے نااہل بناتا ہے۔

’اس کے پیچھے کافی گڑبڑ جھالا ہے‘، مردم شماری سے متعلق مودی حکومت کے نئے فیصلہ پر کانگریس کی تنقید

دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): 'مردم شماری 2027' سے متعلق مودی حکومت کے ایک تازہ فیصلے نے کانگریس کو ناراض کر دیا ہے۔ وہ فیصلہ ہے مردم شماری کے لیے شمار کنندگان کی تقرری کا دائرہ بڑھانا۔ کانگریس کو اس فیصلہ کے پیچھے 'مودی-شاہ کی سازش' دکھائی دے رہی ہے۔ اس معاملہ میں کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ "مودی حکومت نے اب مردم شماری 2027 کے لیے شمار کنندگان کی شکل میں تقرری کیے جا سکنے والے لوگوں کا دائرہ بڑھا دیا ہے۔ اس کے پیچھے کافی گڑبڑ جھالا ہے۔" جے رام رمیش کا یہ تبصرہ 16 اکتوبر 2026 کو مردم شماری سے متعلق جاری نوٹیفکیشن کے پیش نظر سامنے آیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے اس بارے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "10 سے 12 جولائی 2026 کے دوران آر ایس ایس نے بیکانیر میں اپنے کارکنان کے لیے ایک بڑا تربیتی کیمپ منعقد کیا تھا، جس کا واحد ایجنڈا مردم شماری 2027 تھا۔" وہ آگے لکھتے ہیں کہ "مرکزی وزارت داخلہ کے ذریعہ 26 مئی 2026 کو تشکیل ڈیموگرافک تبدیلیوں پر اعلیٰ سطحی کمیٹی نے اب ملک کی ڈیموگرافی میں ہو رہی تبدیلیوں کو لے کر عام لوگوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی اور غیر ملکی تنظیموں سے بھی مشورے طلب کیے ہیں۔ اس کمیٹی میں اعلیٰ سطحی صرف ایک ہی بات ہے، اور وہ ہے اس کے اراکین کا آر ایس ایس سے منسلک تنظیموں اور لوگوں سے تعلق۔ اس لیے ہم جانتے ہیں کہ یہ مشورے کہاں سے آئیں گے۔" جے رام رمیش کا واضح لفظوں میں کہنا ہے کہ 16 اکتوبر 2026 کو جاری مردم شماری کے نوٹیفکیشن کو 10 سے 12 جولائی 2026 کے آر ایس ایس کے تربیتی کیمپ اور 14 اکتوبر 2026 کو ڈیموگرافی میں تبدیلیوں پر بنی کمیٹی کے ذریعہ مشورہ طلب کرنے کے ضمن میں دیکھا جانا چاہیے۔ کانگریس لیڈر کے مطابق "یہ صاف ہے کہ یہ ہزاروں آر ایس ایس/بی جے پی کارکنان کے لیے ایک روزگار گارنٹی منصوبہ ہے۔ اس سے قبل ہی بگاڑا جا چکا مردم شماری کا عمل اب مزید آلودہ ہوگا۔ مزید ایک ادارہ کو برباد کیا جا رہا ہے۔" وہ جارحانہ رخ اختیار کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ "ایس آئی آر کی طرح مردم شماری کے اعداد و شمار میں بھی خطرناک طریقے سے ہیرا پھیری کی جائے گی۔"

سینے میں انفیکشن کے باعث ایل کے اڈوانی اسپتال میں داخل

نئی دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنما اور سابق نائب وزیر اعظم لال کرشن اڈوانی کو سینے میں انفیکشن کے باعث نئی دہلی کے اپولو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اسپتال نے ہفتے کے روز یہ اطلاع دی۔ اسپتال کے مطابق، 98 سالہ اڈوانی فی الحال انتہائی نگہداشت کے شعبے (آئی سی یو) میں زیر علاج ہیں۔ نیورولوجی کے سینئر کنسلٹنٹ ڈاکٹر ونیت سوری ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اسپتال نے بتایا کہ ان کی حالت مستحکم ہے اور ڈاکٹروں کی ٹیم ان کی صحت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ اڈوانی بی جے پی کے قدآور رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں اور کئی دہائیوں تک ہندوستان کی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ ان کی طبیعت خراب ہونے اور اسپتال میں داخل کیے جانے کی خبر کے بعد ملک بھر کے سیاسی رہنماؤں نے تشویش کا اظہار کیا۔

بالی ووڈ اداکار عمران خان کی مشکلات میں اضافہ، ممبئی ایف آر آر او نے بھیجا وجہ بتاؤ نوٹس

ممبئی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): بالی ووڈ اداکار عمران خان ان دنوں تنازعات کی زد میں ہیں۔ جین-زی کے احتجاج میں شامل ہونے کے بعد سے وہ ہندوستان سے نکالے جانے کے خوف میں مبتلا ہیں۔ کچھ سیاسی لیڈران لگاتار مطالبہ کر رہے ہیں کہ امریکی شہری ہونے کے ناطے انہیں واپس امریکہ بھیج دیا جائے۔ اس درمیان اب ممبئی فارنرز ریجنل رجسٹریشن آفس (ایف آر آر او) نے عمران خان کو ایک نوٹس بھیج دیا ہے۔ دراصل فارنرز ریجنل رجسٹریشن آفس (ایف آر آر او) نے عمران خان کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے، جس کے بعد مانا جا رہا ہے کہ ان کی مشکلات مزید بڑھ سکتی ہیں۔ اس نوٹس میں ان سے سوال کیا گیا ہے کہ ان کا او سی آئی کارڈ منسوخ کیوں نہ کر دیا جائے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اس سلسلے میں ایف آر آر او نے عمران خان سے 15 دن کے اندر جواب طلب کیا ہے۔ جواب موصول ہونے کے بعد ایف آر آر او فیصلہ کرے گا کہ او سی آئی کارڈ منسوخ کیا جائے یا نہیں۔ واضح رہے کہ عمران خان نے اگست کرانتی میدان کے قریب سی ای سی مخالف احتجاج میں حصہ لیا تھا۔

بچوں کی عمر کچھ بھی ہو، انہیں انٹرنیٹ سے دور نہیں رکھا جاسکتا، یہ ان کا بنیادی حق: سپریم کورٹ

دہلی: ۱۷/اکتوبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے بچوں کے انٹرنیٹ استعمال کرنے کے حوالے سے اہم تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیٹ تک رسائی اور اس کے استعمال کا حق ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ اس میں بچے بھی شامل ہیں، خواہ ان کی عمر کچھ بھی ہو۔ عدالت نے واضح کیا کہ بچوں کو آن لائن خطرات سے بچانے کے نام پر انہیں انٹرنیٹ سے مکمل طور پر محروم نہیں کیا جا سکتا۔ بچوں کی حفاظت اور ان کی آزادی ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں، بلکہ بچے دونوں کے حقدار ہیں۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے کہا کہ انٹرنیٹ تک رسائی اور اس کے استعمال کا حق آئین کی دفعہ 21 اور دفعہ 19(1)(اے) کے تحت بنیادی حق ہے۔ عدالت کے مطابق بچوں کو اس حق سے مکمل طور پر محروم کرنا انتہائی غلط ہوگا، جتنا یہ ماننا کہ ایک مخصوص عمر سے کم بچوں میں عقل و شعور یا اظہار رائے کی آزادی نہیں ہوتی۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں اس سوال پر غور کیا کہ بچوں کو آن لائن خطرات سے بچانے کے لیے کیا انہیں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے مکمل طور پر دور رکھا جانا چاہیے؟ عدالت نے انٹرنیٹ کو خیالات، تخلیقی اظہار اور معلومات کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا۔ اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیٹ صرف معلومات کا ذخیرہ نہیں ہے، بلکہ بالغوں اور بچوں دونوں کو معلومات تک رسائی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ کئی بچوں کے لیے خاص طور پر دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کے لیے انٹرنیٹ سیکھنے اور معلومات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہو سکتا ہے۔ ایسے میں بچوں کو انٹرنیٹ سے مکمل طور پر دور رکھنا ان کے سیکھنے، معلومات حاصل کرنے اور اپنی بات رکھنے کے مواقع کو محدود کر سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ بچوں کو انٹرنیٹ کا حق دینے کا مطلب ان کی آن لائن سیکورٹی کو نظر انداز کرنا نہیں ہے۔ بچوں کو جنسی استحصال، بدسلوکی اور دیگر آن لائن خطرات سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اسی تناظر میں بنچ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم اور دیگر آن لائن خدمات کو بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی سے متعلق مواد (سی ایس اے ایم) کا پتہ لگانے اور اسے ہٹانے کے نظام کو مضبوط کرنے کی ہدایات دیں۔ اس کا مقصد بچوں کو انٹرنیٹ سے دور کیے بغیر انہیں آن لائن خطرات سے محفوظ رکھنے کے انتظامات کو بہتر بنانا ہے۔ اس فیصلے کے ذریعہ سپریم کورٹ نے بچوں کے ڈیجیٹل حقوق اور ان کی حفاظت کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

راجستھان ہائی کورٹ نے مذہبی مقامات کے مجوزہ انہدام کے خلاف دائر رِٹ درخواستیں مسترد کردیں

یہ ایک مسلمہ اور ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قومی سلامتی ریاست کی اولین ترجیح ہے اور تمام دیگر مفادات پر فوقیت رکھتی ہے۔ اسی بنا پر راجستھان ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں، Peer Mohammad Shah Jilani Dargah Samiti v. State of Rajasthan (ایس بی سول رٹ پٹیشن نمبر 13243/2026، نیوٹرل حوالہ RJ-JP:30648:2026) میں، بھارت۔ پاکستان بین الاقوامی سرحد سے پچاس کلو میٹر کے دائرے میں واقع مختلف مساجد، مدارس اور درگاہوں کے مجوزہ انہدام کو چیلنج کرنے والی رِٹ درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ جسٹس سمیر جین نے اپنے فیصلے میں مرکزی حکومت کے اس اقدام کو سراہا جس کے تحت بارڈر سیکیورٹی فورس (BSF) کے علاقائی دائرِ اختیار اور عملی اختیارات میں توسیع اور ان کی از سرِ نو تنظیم کی گئی۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ اقدام بدلتے ہوئے سلامتی کے تقاضوں سے مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے ایک فعال، متوازن اور دور اندیش حکمتِ عملی کی عکاسی کرتا ہے۔ عدالت نے دوٹوک الفاظ میں قرار دیا کہ مجوزہ بے دخلی یا انہدامی کارروائی کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش نہ صرف حقائق کے منافی ہے بلکہ اس کی کوئی معقول یا قانونی بنیاد بھی موجود نہیں۔ مزید برآں عدالت نے واضح کیا کہ چونکہ متعلقہ املاک بین الاقوامی سرحد کے انتہائی حساس علاقے میں واقع ہیں، اس لیے ان کے حوالے سے غیر معمولی چوکسی، مؤثر نگرانی اور سخت انتظامی ضابطوں کا نفاذ ناگزیر ہے۔ عدالت کے مطابق ایسے معاملات میں قومی سلامتی کے تقاضوں کو مقدم رکھا جانا ریاست کی آئینی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ عدالت نے کہا کہ زیرِ سماعت رِٹ درخواستوں کے اس مجموعے میں تنازعہ کا بنیادی دائرہ، اگرچہ مکمل طور پر محدود نہیں، تاہم اس کا اصل محور ان بے دخلی، تخلیہ قبضہ اور شوکاز نوٹسز (جنہیں آئندہ 'نوٹسز' کہا جائے گا) کی صحت اور قانونی حیثیت کو چیلنج کرنا ہے، جو مدعا علیہان نے درخواست گزاروں کو ان کی متعلقہ املاک اور تعمیرات کے بارے میں جاری کیے ہیں۔ یہ املاک اور تعمیرات بھارت۔ پاکستان بین الاقوامی سرحد سے تقریباً پچاس کلو میٹر کے دائرے میں واقع ہیں۔ درخواست گزاروں کے مطابق، مذکورہ کارروائیاں مختلف قانونی ضوابط، بالخصوص راجستھان کالونائزیشن ایکٹ، 1954، راجستھان لینڈ ریونیو ایکٹ، 1956، نیز گرام پنچایتوں سے متعلقہ قواعد کے تحت کی گئی ہیں۔ تاہم یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ان مختلف درخواستوں میں موجود حقائقی اختلافات صرف ہر مقدمے کے انفرادی حالات تک محدود ہیں اور ان کا ان مشترکہ قانونی نکات پر کوئی اثر نہیں ہوگا جن کا فیصلہ اس عدالت کو کرنا ہے۔ لہٰذا موجودہ فیصلہ تمام متعلقہ درخواستوں پر، ضروری تبدیلیوں کے ساتھ (mutatis mutandis)، یکساں طور پر نافذ العمل ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ اس عدالت کے زیرِ فیصلہ تنازع کا بنیادی حقائقی پس منظر ان شوکاز نوٹسز سے متعلق ہے جو راجستھان لینڈ ریونیو ایکٹ، 1956 (جسے آئندہ 'ایکٹ 1956' کہا جائے گا) کی دفعات، بالخصوص دفعہ 90 اور 91A، نیز راجستھان کالونائزیشن ایکٹ، 1954 (جسے آئندہ 'ایکٹ 1954' کہا جائے گا) کی دفعہ 20 اور دیگر متعلقہ قانونی دفعات کے تحت جاری کیے گئے ہیں۔ متنازعہ نوٹسز میں یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ درخواست گزار اور ان جیسے دیگر افراد، جو مدارس، مساجد اور درگاہوں کا انتظام وانصرام کر رہے ہیں، متعلقہ قوانین کے تحت مطلوبہ اجازت، منظوری یا مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت حاصل کیے بغیر مستقل تعمیرات قائم کر چکے ہیں اور سرکاری یا زرعی اراضی پر غیر مجاز طور پر قابض ہیں، جبکہ مذکورہ اراضی کے استعمال یا تبدیلیِ نوعیت (Land Conversion) کے لیے بھی قانونی تقاضے پورے نہیں کیے گئے۔ مدعا علیہان کا مزید مؤقف ہے کہ یہ تعمیرات اور املاک بھارت۔ پاکستان بین الاقوامی سرحد سے صفر تا پچاس کلو میٹر کے دائرے میں واقع ہیں، جو ایک مطلع شدہ (Notified) یا ممنوعہ (Prohibited) علاقہ ہے، اور ان کی تعمیر بھی مقررہ قانونی اجازت کے بغیر عمل میں لائی گئی ہے۔ مدعا علیہان نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ دستیاب سرکاری ریکارڈ، دستاویزی شواہد، موصولہ شکایات اور انٹیلی جنس ذرائع سے حاصل ہونے والی اطلاعات کی بنیاد پر ان تعمیرات کا وجود اور ان کی سرگرمیاں قومی سلامتی کے لیے ممکنہ خطرہ بن سکتی ہیں۔ اسی پس منظر میں متعلقہ حکام نے مذکورہ املاک کو خالی کرانے، سرکاری قبضہ بحال کرنے اور نتیجتاً ان پر دوبارہ حکومتی تحویل قائم کرنے کے لیے یہ نوٹسز جاری کیے ہیں۔

تحفظ اور عدم تحفظ کے درمیان فاصلہ اکثر نہایت باریک اور نازک ہوتا ہے۔ جب ہماری سرحدیں بے چینی اور خطرات کی آہٹ محسوس کرنے لگیں تو قانون محض ایک بے جان دستاویز نہیں رہ سکتا، بلکہ اسے ہمارے تحفظ کی دھڑکتی ہوئی قوت بننا پڑتا ہے۔ یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ مذہب کے نام پر قائم کی گئی کوئی بھی تعمیر بذاتِ خود کسی مقام کو ناقابلِ تعرض نہیں بنا دیتی۔ ہماری سرزمین جمہوریہ ہند کے اس اجتماعی عہد کی مظہر ہے جو چند افراد کے انفرادی مطالبات پر اکثریت کی سلامتی اور قومی مفاد کو ترجیح دینے کا تقاضا کرتی ہے۔ ابتدائی طور پر یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ درخواست گزاروں نے براہِ راست آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اس عدالت کے غیر معمولی (Extraordinary) اختیارِ سماعت سے رجوع کیا ہے۔ تاہم درخواستوں اور ان کے ساتھ پیش کیے گئے ریکارڈ کا باریک بینی سے جائزہ لینے پر عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ان درخواستوں میں بنیادی نوعیت کی متعدد خامیاں موجود ہیں، خصوصاً درخواست گزاروں کے قانونی حق دعویٰ (Locus Standi)، ان کی شناخت، اور متعلقہ مسجد، مدرسہ یا درگاہ کے ساتھ ان کے قانونی تعلق کے ثبوت کے حوالے سے۔ بیشتر درخواستوں میں کسی قانونی طور پر تسلیم شدہ ادارے، سوسائٹی یا تنظیم کی جانب سے جاری کردہ مستند دستاویزات، قراردادیں یا مجاز اختیارات (Authorisations) ریکارڈ پر پیش نہیں کیے گئے، جن سے درخواست گزاروں کا مذکورہ مذہبی مقامات سے قانونی تعلق ثابت ہوسکے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ درخواست گزاروں نے جن عدالتی فیصلوں پر انحصار کیا ہے، جو دیگر حالات میں عمارتوں کے انہدام، مذہبی اداروں یا مبینہ من مانی 'بلڈوزر کارروائی' سے متعلق ہیں، وہ موجودہ مقدمات سے مکمل طور پر مختلف نوعیت کے ہیں اور ان میں واضح امتیاز پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ مقدمات کا تعلق قومی سلامتی سے وابستہ حساس معاملات سے ہے؛ زیرِ بحث املاک بین الاقوامی سرحد کے انتہائی حساس علاقے میں واقع ہیں؛ یہ بھی تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ راجستھان کالونائزیشن ایکٹ، 1954 یا دیگر قابلِ اطلاق قوانین کے تحت ضروری اجازت نامے حاصل نہیں کیے گئے۔

(سوشل میڈیا سے ماخوذ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احتجاج کی سیاست، مسلمانوں کا احساسِ تحفظ اور قومی دھارے میں مؤثر شرکت، اختلافِ رائے کو قید کرنے سے مسائل ختم نہیں ہوتے

جاوید جمال الدین

ہندوستانی جمہوریت میں احتجاج محض حکومت سے اختلاف کا اظہار نہیں، بلکہ شہریوں کے حقوق کے تحفظ، حکمرانوں کی جواب دہی اور عوامی مسائل کی جانب توجہ دلانے کا ایک اہم آئینی ذریعہ بھی ہے۔ جمہوریت کی مضبوطی کا انحصار صرف انتخابات کے انعقاد پر نہیں، بلکہ اس بات پر بھی ہے کہ شہریوں کو اپنے مطالبات پیش کرنے، پالیسیوں پر سوال اٹھانے اور پُرامن طریقے سے اختلاف ظاہر کرنے کی کتنی آزادی حاصل ہے۔ جب احتجاج کرنے والوں کو سننے کے بجائے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اختلافِ رائے کو دبانے سے مسائل حل ہوسکتے ہیں؟ حالیہ برسوں میں طلبہ، نوجوانوں، کسانوں اور سماجی کارکنوں کی تحریکوں نے اس سوال کو بار بار نمایاں کیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف انتخابی شفافیت کے مطالبے پر دہلی میں ہونے والا احتجاج بھی اسی وسیع تر بحث کا حصہ ہے۔ رائے دہندگان کی فہرستوں میں نظرثانی، انتخابی عمل اور الیکشن کمیشن کی جواب دہی جیسے معاملات پر سوال اٹھانا جمہوری نظام کا حصہ ہے۔ ان سوالات کا فیصلہ سیاسی نعروں یا جذبات کے بجائے حقائق، شواہد اور آئینی اصولوں کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ اگر کسی احتجاج میں قانون شکنی ہو تو قانون کے مطابق کارروائی کی جاسکتی ہے، لیکن پُرامن احتجاج اور غیر قانونی سرگرمیوں کے درمیان فرق برقرار رکھنا ضروری ہے۔ انتظامیہ کی ذمہ داری صرف امن وقانون قائم رکھنا نہیں، بلکہ شہریوں کے آئینی حقوق کا احترام کرنا بھی ہے۔ اس بحث کا ایک اہم پہلو ہندوستانی مسلمانوں کی شرکت ہے۔ انتخابی شفافیت، روزگار، مہنگائی، تعلیم، امتحانی نظام کی خرابیوں اور نوجوانوں کے مستقبل جیسے مسائل کسی ایک مذہب یا برادری تک محدود نہیں۔ ان کے اثرات تمام شہریوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود، جب ایسے قومی معاملات پر احتجاج ہوتے ہیں تو ان میں مسلمان طلبہ اور نوجوانوں کی شرکت اکثر آٹے میں نمک کے برابر دکھائی دیتی ہے۔ یہ صورتِ حال محض تعداد کا مسئلہ نہیں، بلکہ اس سوال سے بھی جڑی ہے کہ کیا مسلمان خود کو ملک کی جمہوری جدوجہد کا برابر کا شریک سمجھتے ہیں؟ کیا وہ اپنے حقوق کے اظہار میں اعتماد محسوس کرتے ہیں، یا کسی ممکنہ ردِعمل کے خوف سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے مسلمانوں کی سماجی، سیاسی اور معاشی صورتِ حال کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ گزشتہ کئی دہائیوں کے تجربات نے بعض حلقوں میں عدم تحفظ اور سیاسی بے اعتمادی کے احساس کو گہرا کیا ہے۔ کسی احتجاج میں شرکت کے بعد قانونی کارروائی کا خدشہ، سماجی سطح پر مخالفت، خاندان کی تشویش اور روزگار یا تعلیمی مستقبل کے بارے میں اندیشے بھی نوجوانوں کو محتاط بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ سیاسی قیادت پر اعتماد کی کمی اور مشترکہ جدوجہد کے لیے مؤثر پلیٹ فارموں کا فقدان بھی اہم عوامل ہوسکتے ہیں۔ تاہم، تمام مسلمانوں کی محدود شرکت کو کسی ایک وجہ سے منسوب کرنا درست نہیں۔ مختلف علاقوں، طبقوں اور تعلیمی پس منظر رکھنے والے نوجوانوں کے تجربات مختلف ہوسکتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ احتیاط اور مکمل کنارہ کشی ایک جیسی چیزیں نہیں۔ ہر احتجاج میں شامل ہونا ضروری نہیں، لیکن ہر عوامی مسئلے سے لاتعلق رہنا بھی مناسب نہیں۔ شہریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ احتجاج کے مقصد، اس کے منتظمین، طریقۂ کار اور ممکنہ نتائج کا جائزہ لے کر اپنی رائے قائم کریں۔ اگر مطالبات درست ہوں اور جدوجہد پُرامن و آئینی ہو تو اس میں شرکت جمہوری ذمہ داری کی ادائیگی بن سکتی ہے۔ اختلاف کی صورت میں بھی دلیل، مکالمے اور قانونی طریقوں سے اپنا مؤقف پیش کیا جاسکتا ہے۔ جمہوریت میں فعال شہری ہونے کا مطلب کسی سیاسی جماعت یا تحریک کا غیر مشروط حامی بننا نہیں، بلکہ اپنے حقوق اور دوسروں کے حقوق، دونوں کا شعور رکھنا ہے۔ گجرات کی پاٹیدار تحریک سے نمایاں ہونے والے ہاردک پٹیل کا سیاسی سفر بھی احتجاج اور سیاست کے تعلق کی ایک مثال ہے۔ نوجوانوں کی تحریک سے ابھرنے والے ہاردک بعد میں بی جے پی میں شامل ہوئے اور رکن اسمبلی بنے۔ ان کی مثال یہ یاد دلاتی ہے کہ احتجاجی سیاست سے ابھرنے والے رہنما وقت کے ساتھ سیاسی نظام کا حصہ بن سکتے ہیں، لیکن کسی رہنما کی سیاسی منزل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تحریک کے تمام مطالبات پورے ہوگئے۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کے روزگار، تعلیم اور سماجی انصاف جیسے بنیادی مسائل پر کیا پیش رفت ہوئی۔ اس لیے احتجاج کا جائزہ شخصیات کے سیاسی سفر سے آگے بڑھ کر اس کے مقاصد اور نتائج کی بنیاد پر لینا چاہیے۔ مسلمان نوجوانوں کے لیے ایک اضافی الجھن مذہبی اور سماجی رہنماؤں کے مختلف مشورے بھی ہیں۔ بعض رہنما انہیں عوامی احتجاج میں شریک ہونے اور اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کی ترغیب دیتے ہیں، جبکہ بعض دوسرے انہیں ایسے اجتماعات سے دور رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ان مختلف آرا کے پیچھے الگ الگ خدشات اور ترجیحات ہوسکتی ہیں، اس لیے اختلاف کو محض درست اور غلط کی دو خانوں میں تقسیم کرنا مناسب نہیں۔ تاہم، نوجوانوں کو ایسی رہنمائی ضرور ملنی چاہیے جو انہیں خوف زدہ کرنے یا جذبات میں بہانے کے بجائے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کے قابل بنائے۔ مذہبی رہنما اور سماجی ادارے مسلمانوں کی مذہبی و اخلاقی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو آئین، شہری حقوق، قانون کی پابندی، پُرامن احتجاج اور جمہوری ذمہ داریوں کے بارے میں بھی آگاہ کریں۔ اگر کسی احتجاج میں شرکت مناسب نہ ہو تو اس کی وجوہ واضح کی جائیں، اور اگر کسی جائز مطالبے کی حمایت ضروری ہو تو اس کے پُرامن اور قانونی طریقے بتائے جائیں۔ محض شرکت سے روک دینا یا ہر تحریک میں شامل ہونے کی تلقین کرنا کافی نہیں۔ نوجوانوں کو اپنے فیصلے خود کرنے کے لیے علم، اعتماد اور تنقیدی شعور درکار ہے۔ اس پورے معاملے کو سمجھنے کے لیے تقریباً نصف صدی پرانی فلم گرم ہوا کی مثال خاص معنویت رکھتی ہے۔ ایم ایس ستھیو کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں تقسیمِ ہند کے بعد ہندوستان میں رہ جانے والے ایک مسلم خاندان کی بے یقینی، معاشی مشکلات اور سماجی تنہائی کو پیش کیا گیا ہے۔ سلیم مرزا اور اس کا خاندان ایسے حالات سے گزرتا ہے جن میں مستقبل غیر یقینی دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان ہجرت کرنے کا خیال بھی اسی بے چینی اور مایوسی کے ماحول میں جنم لیتا ہے۔ لیکن فلم میں سلیم مرزا کے بیٹے سکندر کا فیصلہ کہانی کو ایک اہم موڑ دیتا ہے۔ وہ روزگار کے مطالبے کے لیے احتجاج کرنے والے نوجوانوں کے جلوس میں شامل ہوتا ہے۔ اس منظر میں ذاتی محرومی اجتماعی جدوجہد سے جڑ جاتی ہے۔ سکندر کا کردار آج کے ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ایک اہم سوال اٹھاتا ہے: جب معاشی مشکلات، امتیازی رویے یا عدم تحفظ کا احساس بڑھتا ہے تو کیا راستہ اختیار کیا جائے؟ کیا معاشرے سے الگ ہوجانا اور خود کو قومی مسائل سے دور رکھنا حل ہے، یا دوسرے شہریوں کے ساتھ مل کر اپنے حقوق اور بہتر مستقبل کے لیے آواز اٹھانا زیادہ مؤثر راستہ ہوسکتا ہے؟ فلم یہ نہیں کہتی کہ تمام اختلافات یا مشکلات محض ایک جلوس میں شامل ہونے سے ختم ہوجاتے ہیں۔

(بقیہ حصہ آئندہ شمارے میں پڑھئے)

رومن اردو کا بڑھتا رجحان زبان کے لیے خطرہ یا ضرورت؟

شیخ عامر شیخ امان اللہ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو
شری بنکٹ سوامی مہاودلیہ بیڑ، مہاراشٹر

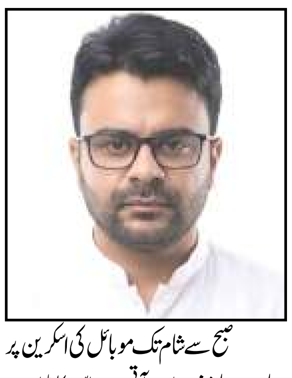

صبح سے شام تک موبائل کی اسکرین پر ہمارے سامنے جو اردو آتی ہے، اس کا بڑا حصہ اب اردو رسم الخط میں نہیں ہوتا۔ واٹس ایپ کے پیغامات، فیس بک کے تبصرے، انسٹاگرام کے کیپشن اور یوٹیوب کے نیچے لکھی رائے، سب میں "kya haal hai"، "shukriya" اور "bohat khoob" جیسے جملے عام ہیں۔ یہ منظر ہمیں ایک سوال کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے رومن اردو زبان کے لیے خطرہ ہے یا آج کے دور کی ضرورت؟ میرے نزدیک اس سوال کا جواب نہ مکمل "ہاں" میں ہے اور نہ مکمل "نہیں" میں۔ رومن اردو کوئی نئی چیز نہیں اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ رومن اردو موبائل اور انٹرنیٹ کی پیداوار ہے، حالانکہ اس کی جڑیں انیسویں صدی تک جاتی ہیں۔ انگریزی دور میں فورٹ ولیم کالج اور بعد میں فوجی تربیت کے اداروں میں انگریز افسروں کو اردو سکھانے کے لیے رومن حروف کا استعمال ہوا۔ فوج میں بھی طویل عرصے تک رومن اردو چلتی رہی۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ یہ اچانک نمودار ہوئی ہے۔ ہاں، اتنی بڑی تعداد میں اور اتنی روزمرہ سطح پر اس کا استعمال پہلی بار دیکھنے میں آرہا ہے۔ رومن اردو کیوں پھیل رہی ہے؟ اس رجحان کے پیچھے کئی وجوہات ہیں جنھیں سمجھے بغیر کوئی رائے قائم کرنا مناسب نہیں۔ پہلی وجہ، ٹیکنالوجی۔ موبائل اور کمپیوٹر بنیادی طور پر انگریزی کی بورڈ کے ساتھ آتے ہیں۔ اردو کی بورڈ انسٹال کرنا، اس کی ترتیب یاد رکھنا اور تیزی سے ٹائپ کرنا بہت سے لوگوں کے لیے مشکل ہے۔ جو چیز آسان ہو، لوگ اسی کو اپناتے ہیں۔ دوسری وجہ، تعلیمی پس منظر۔ آج کی نئی نسل کی بڑی تعداد انگریزی میڈیم اسکولوں سے پڑھ کر آرہی ہے۔ وہ اردو بولتی اور سمجھتی ہے، مگر نستعلیق رسم الخط پڑھنے اور لکھنے میں اسے دقت ہوتی ہے۔ ایسے نوجوانوں کے لیے رومن اردو ایک پل کا کام کرتی ہے جس کے ذریعے وہ اپنی زبان سے جڑے رہتے ہیں۔ تیسری وجہ، رفتار اور غیر رسمی مزاج۔ سوشل میڈیا کی گفتگو تیز اور بے تکلف ہوتی ہے۔ وہاں املا کی باریکیوں سے زیادہ فوری ابلاغ اہم سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی وجہ، مشترکہ قاری۔ بہت سے لوگ جو اردو اور ہندی دونوں بولتے ہیں، رومن میں لکھ کر دونوں طرح کے قارئین تک پہنچ جاتے ہیں۔ خطرے کا پہلو اب اس سکے کا دوسرا رخ دیکھیے۔ رومن اردو کے ساتھ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس کا کوئی معیاری اور متفقہ نظام نہیں۔ ایک ہی لفظ کئی طرح لکھا جاتا ہے۔ "خیال" کو کوئی khayal لکھتا ہے، کوئی khial اور کوئی khayaal۔ اردو کی کئی آوازیں، مثلاً ث، س، ص یا ز، ذ، ض، ظ، رومن میں الگ الگ ظاہر ہی نہیں ہو پاتیں۔ نتیجہ یہ کہ لفظ کا مادہ، اس کی اصل اور اس کا حسن سب دھندلا جاتا ہے۔ اس سے بھی بڑا خطرہ یہ ہے کہ رسم الخط کے ساتھ ہمارا پورا ادبی سرمایہ جڑا ہوا ہے۔ میر، غالب، اقبال اور فیض کو ان کے اصل رنگ میں پڑھنے کے لیے اردو رسم الخط جاننا ضروری ہے۔ اگر نئی نسل صرف رومن پڑھنے تک محدود ہوگئی تو چند دہائیوں بعد ہمارے کلاسیکی ذخیرے کے قاری بہت کم رہ جائیں گے۔ زبان صرف بولنے کا نام نہیں، وہ لکھے ہوئے ذخیرے سے بھی زندہ رہتی ہے۔ اس کے علاوہ رومن میں لکھنے کی عادت آہستہ آہستہ ذخیرۂ الفاظ پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ جب لکھنے میں آسانی کے لیے مشکل الفاظ چھوڑ دیے جاتے ہیں تو وہ بول چال سے بھی رخصت ہونے لگتے ہیں۔ ضرورت کا پہلو دوسری طرف یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ رومن اردو نے بہت سے لوگوں کو اردو سے جوڑے رکھا ہے جو شاید ورنہ اس سے مکمل کٹ جاتے۔ بیرونِ ملک رہنے والے اردو بولنے والے خاندانوں کے بچے، جو اردو لکھنا نہیں سیکھ پائے، رومن کے سہارے اپنے رشتہ داروں سے بات کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اردو گانوں، ڈراموں اور فلموں کے شوقین غیر اردو داں بھی رومن کے ذریعے زبان کی طرف آتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ تاریخ میں زبانوں نے کئی بار رسم الخط بدلے ہیں۔ ترکی زبان نے عربی کی جگہ لاطینی رسم الخط اختیار کیا۔ مگر ہماری صورتِ حال مختلف ہے، کیونکہ یہاں کوئی سرکاری فیصلہ نہیں ہوا، بلکہ یہ تبدیلی بغیر کسی منصوبہ بندی کے ہورہی ہے، اور یہی بات تشویش کی ہے۔ آگے کا راستہ میری رائے میں اس مسئلے کا حل رومن اردو پر پابندی یا اس کی مذمت نہیں، کیونکہ ایسی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوتیں۔ حل یہ ہے کہ ہم اردو رسم الخط کو آسان اور پرکشش بنائیں۔ سب سے پہلے، اسکولوں اور کالجوں میں اردو کی بورڈ پر ٹائپنگ سکھائی جائے۔ آج کئی اچھے ایپ اور کی بورڈ دستیاب ہیں جو صوتی ٹائپنگ کی سہولت دیتے ہیں، یعنی آپ آواز بول کر اردو لکھ سکتے ہیں۔ ان کا تعارف عام ہونا چاہیے۔ دوسرے، اردو کا ڈیجیٹل مواد بڑھایا جائے۔ جب نوجوان کو اردو رسم الخط میں دلچسپ ویب سائٹ، پوڈکاسٹ، ویڈیو اور ایپ ملیں گے تو وہ خود اس کی طرف مائل ہو گا۔ تیسرے، ہم اساتذہ کو اپنا رویہ بھی دیکھنا ہو گا۔ اگر طالب علم رومن میں سوال پوچھے یا لکھے تو اسے جھڑکنے کے بجائے اس کی رہنمائی کی جائے۔ ڈانٹ سے زبان سے رشتہ ٹوٹتا ہے، محبت سے جڑتا ہے۔ چوتھے، رومن اردو کے لیے کوئی معیاری اصول وضع کیے جائیں، تاکہ جب تک اس کا استعمال جاری ہے، کم از کم اس میں یکسانیت ہو۔ رومن اردو نہ تو مکمل دشمن ہے اور نہ مکمل دوست۔ یہ ایک حقیقت ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ اگر اسے عارضی سہارے اور غیر رسمی ابلاغ کے ذریعے کے طور پر دیکھا جائے تو یہ اردو کی خدمت بھی کرسکتی ہے، لیکن اگر یہ اردو رسم الخط کی جگہ لینے لگے تو یہ ہمارے ادبی اور تہذیبی ورثے کے لیے سنجیدہ خطرہ بن جائے گی۔ اصل سوال رومن اردو کا نہیں، بلکہ ہماری اپنی ذمہ داری کا ہے۔ زبان کو بچانا حکومتوں سے زیادہ بولنے اور لکھنے والوں کا کام ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو اردو رسم الخط کی خوبصورتی دکھاسکیں، اسے آسان بناسکیں اور اس سے محبت پیدا کرسکیں تو رومن اردو ہمارے لیے خطرہ نہیں رہے گی۔ ورنہ آنے والی نسلیں میر و غالب کو صرف نام کی حد تک جانیں گی، اور یہ نقصان کسی ایک زبان کا نہیں، پوری تہذیب کا ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسلم غیر سرکاری تنظیموں کا قیام اور استحکام۔ ایک اہم ضرورت

از: اقبال مجید اللہ
Mobile. 09420816696

آزادی کے بعد ہمارے ملک میں حکومت کے فلاحی منصوبوں کو موثر عمل آوری میں سرکاری اداروں کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں کو بھی کافی اہمیت دی جارہی ہے۔ اس نوعیت کی تنظیموں کا قیام معاشرہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے بے حد ضروری سمجھا گیا ہے۔ ان تنظیموں سے حکومت کو استحکام، سماج میں بیداری اور فعالیت پیدا ہوتی ہے اب یہہ تنظیمیں حکومت کے اسکیمات کی عمل آوری اور عوام کے درمیان ایک رابطے کے طور پر کام کررہی ہیں یہ غیر سرکاری تنظیمیں اگر ہم ان غیر سرکاری تنظیموں کا ملکی سطح پر اُن کی کارکردگی کا ایک جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ملک کی دوسری بڑی اقلیت مسلمانوں میں اس قسم کی تنظیمیں (NGO) اُن کی آبادی کے تناسب میں کافی کم نظر آتی ہیں۔ گذشتہ پچاس برسوں میں مسلمانوں نے ان تنظیموں کے قیام میں دلچسپی لی ہے اور اس جانب راغب ہوتے ہیں اور اس کے نتیجہ کے طور پر اُن کی تعداد میں کافی اضافہ ضرور ہوا ہے مگر ملک کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں اُن کی تعداد بڑی حد تک قلیل اور غیر منظم نظر آتی ہیں اور اس بات کو بھی آسانی سیل دیکھا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں یہہ تنظیمیں صرف شعبہ تعلیم میں ہی سرگرم دکھائی دیتی ہیں۔ تعلیم میں زیادہ دلچسپی لینے کی بڑی وجہ سے یہاں اسکول، کالج وغیرہ قائم کرنے میں زیادہ مواقع ہیں اور اس کے لئے حکومت سے مالی امداد بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ برخلاف اس کے سماجی بھلائی صحت عامہ، معاشی پروگرام اور دوسرے شعبوں میں یہہ تنظیمیں کافی کم ہیں ان کا سالانہ بجٹ بھی قلیل ہوتا ہے اس وجہ سے ان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی بڑے پروجیکٹ کو روبہ عمل لاسکیں۔ تعلیمی اداروں کے علاوہ مسلمانوں میں غیر سرکاری تنظیموں (NGO) پر نظر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اُن کی اکثریت غیر مسلمہ ہوتی ہیں۔ اور اسی لئے مرکزی اور ریاستی حکومت کی جانب سے مسلمانوں کے لئے جو اسکیمات وضع کی جاتی ہیں جن پر عمل کرکے ان سے کماحقہ استفادہ کیا جاسکے۔ ان کے مالی وسائل بھی مستحکم نہیں ہوتے ہیں۔ ان کے مقررہ وقت پر حسابات اور انتخابات بھی نہیں ہوتے ہیں۔ اکثر یہہ دیکھا گیا ہے کہ چند مخصوص افراد پر مشتمل مجلس عامہ (Executive Council) برسوں تنظیم پر حاوی نظر آتا ہے اُن دستاویز (Bye Laws) برسوں تنظیم پر حاوی نظر آتا ہے ان دستاتیر (Bye Laws) بھی اس انداز سے بنائے جاتے ہیں کہ اس پر ایک گروہ کی گرفت برقرار ہے اس کا بھی مشاہدہ رہا کہ رُکنیت (ممبر شب) بھی اُنھیں کو دی جاتی ہے جو اُن کے مفادات کے لئے مفید ثابت ہو، ان تنظیموں کا دائرہ کار محدود ہونے کی وجہ سے یہ فلاحی منصوبے دور دراز مسلمانوں تک نہیں پہونچ پاتی ہیں۔

ورقِ تازہ

18 Oct. 2026

اداریہ

فروخت ہوتے بینک

حکومت ایک طرف دعویٰ کرتی ہے کہ ملکی معیشت اور ادارے پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہو چکے ہیں، مگر دوسری طرف انہی اداروں کو نجی ہاتھوں میں سونپنے کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ اس کی تازہ مثال آئی ڈی بی آئی بینک کی ہے، جسے ایک غیر ملکی کمپنی کے حوالے کیا جارہا ہے۔ اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی نے اس بینک کے ۶۰ر فیصد سے زائد حصص فروخت کرنے کی حتمی منظوری دے دی ہے۔ کینیڈا کی ایک کمپنی فیئر فیکس فنانشل ہولڈنگز کو یہ حصص ۵۲ر ہزار ۸۰۰ر کروڑ روپے سے زائد کے عوض بیچے جارہے ہیں۔ اس سودے میں حکومت ہند اور لائف انشورنس کارپوریشن، دونوں کے حصے شامل ہیں۔ اسے ملک کے مالیاتی شعبے کی سب سے بڑی راست غیر ملکی سرمایہ کاری قرار دے کر ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ اس بینک کی کہانی کافی عجیب ہے۔ ایک وقت تھا جب خراب قرضوں اور مالی بحران کی وجہ سے یہ ادارہ ڈوبنے کے قریب تھا۔ اس وقت عوام کے ٹیکس کے پیسوں اور ایل آئی سی کے سرمائے سے اسے بار بار سہارا دیا گیا۔ ریزرو بینک نے اس پر سخت پابندیاں بھی عائد کیں تاکہ یہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے۔ اب جب برسوں کی محنت اور عوامی سرمائے سے یہ ادارہ بحال ہوگیا ہے اور اس کی پابندیاں ہٹ چکی ہیں، تو اسے چلانے کے بجائے سیدھا فروخت کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا ہے۔ اربوں روپے کے اس سودے کی منظوری کے لیے ایک طویل اور پیچیدہ عمل اپنایا گیا۔ بولیوں، حصص کی قیمتوں اور مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے بعد بالآخر ۸۱ر روپے فی حصص کے حساب سے یہ سودا طے پایا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ قیمت آزاد ایجنسیوں کے لگائے گئے تخمینے سے زیادہ ہے، اس لیے یہ ایک منافع بخش فیصلہ ہے۔ سوال منافع کا نہیں، سوال اس سوچ کا ہے جو منافع بخش اداروں کو بھی اپنے پاس رکھنے کے بجائے بیچنے میں عافیت سمجھتی ہے۔ ایک طرف بند کمروں میں اربوں روپے کے یہ سودے طے پارہے ہیں، اور دوسری طرف وہ عام آدمی ہے جو ان بینکوں کی سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے اپنی چپلیں گھسا دیتا ہے۔ ہم روزمرہ زندگی میں دیکھتے ہیں کہ غریب اور عام آدمی کے کھاتوں سے مختلف چارجز کے نام پر خاموشی سے پیسے کاٹ لیے جاتے ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو پائی پائی جوڑ کر بینک پر بھروسہ کرتا ہے، مگر اسے بغیر بتائے اس کی جمع پونجی میں نقب لگا دی جاتی ہے۔ جب کھاتے دار اپنے ہی پیسے نکالنے جاتا ہے تو اسے کے وائی سی اپ ڈیٹ کرنے کے نام پر خوار کیا جاتا ہے اور رقم دینے سے صاف انکار کر دیا جاتا ہے۔ عام آدمی کے لیے بینک کے دروازے ہر روز سخت سے سخت ہوتے جارہے ہیں۔ اس غریب کی بے بسی کا موازنہ ان کھرب پتی لوگوں سے کریں جو بینکوں کا سارا پیسہ سمیٹ کر راتوں رات ملک سے فرار ہوگئے۔ وہ لوگ جن کے ذمے اربوں روپے کا قرض ہے، وہ بیرون ملک پر تعیش زندگیاں گزار رہے ہیں۔ ان مضبوط بینکوں اور حکومتی نظام کے پاس غریب کا سو روپیہ کاٹنے کا اختیار تو ہے، مگر ان بڑے مگرمچھوں کو پکڑ کر واپس لانے اور سزا دینے کی طاقت غائب ہے۔ یہ دہرا معیار عام آدمی کے دل میں شدید غصہ پیدا کرتا ہے۔

دیہی علاقوں کا حال اور بھی برا ہے۔ گاؤں دیہات میں بینک کی شاخیں اور اے ٹی ایم مشینیں بند کی جارہی ہیں۔ وہ کسان یا مزدور جسے نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے، اسے کئی کئی کلو میٹر کا سفر طے کر کے شہر آنا پڑتا ہے۔ جس دور میں ہر چیز ڈیجیٹل ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے، اس دور میں دیہی عوام کو اپنے دو ہزار روپے نکالنے کے لیے دن بھر کی مزدوری چھوڑ کر بینکوں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ کسانوں، طلبہ اور چھوٹے دکانداروں کے لیے بینکوں سے قرض لینا کسی جنگ جیتنے سے کم نہیں رہا۔ ایک غریب طالب علم کو تعلیم کے لیے یا چھوٹے دکاندار کو اپنا کام بڑھانے کے لیے بغیر ضمانت کے قرض نہیں ملتا۔ انہیں فائلوں اور شرائط کے ایسے چکرویو میں الجھا دیا جاتا ہے کہ وہ ہار مان لیتے ہیں۔ دوسری جانب بڑے کارپوریٹ اداروں کو ایک ہی دستخط پر اربوں کا قرض دے دیا جاتا ہے اور بعد میں اسے معاف بھی کر دیا جاتا ہے۔ آن لائن فراڈ اور سائبر دھوکہ دہی آج کل ہر دوسرے دن کا معمول بن چکے ہیں۔ جب کسی محنت کش کی زندگی بھر کی کمائی سائبر ٹھگ اڑا لیتے ہیں، تو مضبوط بینکوں کا نظام اسے فوری ریلیف دینے کے بجائے تھانوں اور بینک برانچوں کے درمیان فٹ بال بنا دیتا ہے۔ غریب آدمی اپنی لٹی ہوئی رقم واپس پانے کے لیے مہینوں دفتروں کے دھکے کھاتا ہے، مگر کوئی اس کی دادرسی کرنے والا نہیں ہوتا۔ تعلیم اور گھر بنانے کے لیے جو قرض دیے بھی جاتے ہیں، ان پر سود کی شرح اتنی زیادہ ہے کہ عام آدمی کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ ساری زندگی بینک کی قسطیں اتارتے اتارتے گزار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیجیٹل لین دین کے ناکام ہونے پر عوام کا پیسہ کئی کئی دن تک بیچ میں لٹکا رہتا ہے۔ سسٹم کی خرابی کا خمیازہ عام صارف کو بھگتنا پڑتا ہے اور وہ اپنی ہی رقم استعمال کرنے سے محروم رہتا ہے۔ نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ بھی سبل اسکور کے نام پر ایک نیا کھیل کھیلا جارہا ہے۔ کسی کریڈٹ کارڈ یا چھوٹے موٹے قرض کی ادائیگی میں معمولی سی تاخیر پر نوجوانوں کو نادہندہ قرار دے کر ان کا معاشی ریکارڈ ہمیشہ کے لیے خراب کر دیا جاتا ہے۔ بزرگ اور کم پڑھے لکھے لوگ، جنہیں آن لائن نظام کی سمجھ نہیں، ان کے لیے بینکوں میں کوئی مددگار کاؤنٹر موجود نہیں۔ وہ اپنا کام کروانے کے لیے دوسروں کے محتاج رہتے ہیں۔ اس معاملے میں اکھلیش یادو کا یہ طنز بالکل بجا لگتا ہے کہ موجودہ حکومت نے سیزن اینڈ سیل لگا دی ہے۔ جب کسی ملک کا مالیاتی نظام صرف بڑے سرمایہ داروں کو سہولت دینے اور غریب کی جیب کاٹنے کا آلہ بن جائے، اور پھر انہی منافع بخش اداروں کو غیر ملکی خریداروں کے حوالے کر دیا جائے، تو یہ معاشی ترقی کی نہیں بلکہ گہرے معاشی بحران کی نشاندہی کرتا ہے۔ بینک کسی بھی ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد عوام کا پیسہ محفوظ رکھنا اور ان کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جب یہ ادارے اپنے ہی شہریوں کے لیے وبالِ جان بن جائیں اور انہیں پرائیویٹ کمپنیوں کے منافع کے لیے فروخت کیا جانے لگے، تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ ہم نے عوامی فلاح کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ سچی ترقی اس وقت ہوتی ہے جب غریب کا پیسہ محفوظ ہو، نہ کہ جب ادارے غیر ملکی کمپنیوں کے حوالے کر دیے جائیں۔

سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات آج بھی مشعل راہ ہیں: عبیدالرحمن حسینی

۲۰۹ رویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت، مسلمانوں سے جدید تعلیم کے فروغ پر خصوصی توجہ دینے کی اپیل

مہراج گنج: سرسید احمد خان کی 209 ویں یوم پیدائش کے موقع پر انس ویلفیئر ٹرسٹ کے ڈائریکٹر عبیدالرحمن حسینی نے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ سرسید احمد خان نے ہندوستانی مسلمانوں میں تعلیم کی اہمیت کا احساس پیدا کرنے کے لیے جو کوششیں کیں، ان کے اثرات آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے ایسے وقت میں جدید تعلیم کی طرف توجہ دلائی، جب مسلمانوں کو تعلیمی میدان میں کئی مشکلات کا سامنا تھا۔ عبیدالرحمن حسینی نے کہا کہ سرسید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ 1857ء کے بعد انہوں نے مسلمانوں کی تعلیمی حالت بہتر بنانے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔ ان کا ماننا تھا کہ بدلتے ہوئے حالات میں ترقی کے لیے جدید علوم کا حصول ضروری ہے۔ اسی مقصد کے تحت انہوں نے علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا، جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد بنا۔ 1920ء میں اس ادارے کو یونیورسٹی کا درجہ ملا۔ انہوں نے کہا کہ سرسید احمد خان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی بھی قوم تعلیم کو نظرانداز کر کے ترقی نہیں کر سکتی۔ آج مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں اور انہیں سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر جدید شعبوں میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کریں۔ صرف ماضی کی عظیم شخصیات کو یاد کرنا کافی نہیں، بلکہ ان کے اچھے کاموں کو اپنی زندگی میں اپنانا بھی ضروری ہے۔ انس ویلفیئر ٹرسٹ کے ڈائریکٹر نے کہا کہ معاشرے میں ایسے بہت سے بچے ہیں جو پڑھنے کی صلاحیت اور شوق رکھنے کے باوجود مالی مشکلات کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ پاتے۔ ایسے بچوں کی مدد کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر اہل خیر اور سماجی تنظیمیں آگے بڑھ کر ان کا تعاون کریں تو کئی بچوں کا مستقبل سنوارا جا سکتا ہے۔ عبیدالرحمن حسینی نے کہا کہ سرسید احمد خان کو حقیقی خراج عقیدت یہی ہوگا کہ ہم تعلیم کے فروغ کے لیے عملی کوششیں کریں، غریب بچوں کی مدد کریں اور نئی نسل کو علم و ہنر سے آراستہ کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ قوموں کی ترقی کا راستہ تعلیم سے ہو کر گزرتا ہے، اس لیے ہمیں اس میدان میں سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

بھیونڈی میں 27 سالہ نوجوان کے قتل کا انکشاف، دو ملزمین گرفتار

بھیونڈی: ۱۷؍اکتوبر (شارف انصاری): بھیونڈی کے انجور گاؤں میں مہاویر کمپلیکس کے قریب کنویں سے ملنے والے 27 سالہ نوجوان کی لاش کے معاملے میں نارپولی پولیس نے قتل کی گتھی سلجھانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمین کو گرفتار کیا ہے، جبکہ مبینہ طور پر واردات میں شامل تیسرے ملزم کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے مطابق مقتول کی جانب سے ایک ملزم کی بہن کے بارے میں مبینہ نازیبا تبصرہ کیے جانے کے معاملے پر تنازع ہوا تھا، جس کے بعد قتل کیے جانے کا الزام ہے۔ پولیس کے مطابق 15 اکتوبر 2026 کو دوپہر تقریباً 12:30 بجے انجور گاؤں میں مہاویر کمپلیکس کے قریب ایک سنسان مقام پر واقع کنویں میں لاش ملنے کی اطلاع ملی تھی۔ مقتول کی شناخت مانکولی، بھیونڈی کے رہنے والے سورج رنجیت شرما (27) کے طور پر ہوئی۔ اس کے والد رنجیت مشری شرما (47) کی شکایت پر نارپولی پولیس اسٹیشن میں جرائم نمبر 1222 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 103(1) کے مطابق قتل کا مقدمہ درج کیا گیا۔

بھیونڈی میں لوم کارخانے میں نقب زنی، 89 ہزار 500 روپے کی موٹریں چوری

بھیونڈی: ۱۷؍اکتوبر (شارف انصاری): بھیونڈی کے شانتی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع نایگاؤں کمپاؤنڈ میں ایک لوم کارخانے میں نقب زنی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ نامعلوم چور کارخانے کے پچھلے حصے میں لگے دروازے اور کھڑکی کی لوہے کی سلاخیں موڑ کر اندر داخل ہوئے اور تقریباً 89 ہزار 500 روپے مالیت کی الیکٹرک موٹریں چوری کر کے فرار ہو گئے۔ پولیس نے نامعلوم ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق کارخانے کے مالک محمود شریف صدیقی (60) نایگاؤں کمپاؤنڈ میں مومنا مسجد کے پیچھے فاطمہ نگر علاقے میں گالا نمبر 94 / 211 میں لوم کارخانہ چلاتے ہیں۔ ایک رشتہ دار کی طبیعت خراب ہونے کے باعث وہ اتر پردیش میں واقع اپنے آبائی گاؤں گئے ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ یکم ستمبر 2026 کی شام 6 بجے سے 16 اکتوبر کی دوپہر 2 بجے کے درمیان نامعلوم چوروں نے کارخانے کو نشانہ بنایا۔ چوروں نے پچھلے حصے میں لگے ٹین کے دروازے اور کھڑکی کی لوہے کی سلاخوں کو کسی آلے کی مدد سے موڑا، اندر داخل ہوئے اور وہاں رکھی الیکٹرک موٹریں لے کر فرار ہو گئے۔ گاؤں سے واپس آنے کے بعد کارخانے کے مالک نے پولیس سے شکایت کی۔ شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں 16 اکتوبر کی رات مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس چوری شدہ سامان کی بازیابی اور ملزمین کی شناخت کے لیے تحقیقات کر رہی ہے۔ اس معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر سنتوش پاٹل کر رہے ہیں۔

بھیونڈی میں نابالغ سے عصمت دری کا الزام، چھ ماہ کی حاملہ ہونے پر معاملہ سامنے آیا

کاریولی گاؤں کا معاملہ، شادی کا جھانسہ دے کر جبری جسمانی تعلقات قائم کرنے کا الزام؛ بی این ایس اور پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج

بھیونڈی: ۱۷؍اکتوبر (شارف انصاری): بھیونڈی تعلقہ کے کاریولی گاؤں میں ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ مبینہ عصمت دری کا سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ شکایت کے مطابق 22 سالہ نوجوان نے شادی کا جھانسہ دے کر 17 سالہ لڑکی کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف جسمانی تعلقات قائم کیے، جس کے نتیجے میں لڑکی چھ ماہ کی حاملہ ہو گئی۔ اہل خانہ کی شکایت پر بھوئی واڑہ پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق واقعہ 21 اپریل 2026 کو کاریولی گاؤں میں پیش آیا۔ الزام ہے کہ گوپال چکردھر کھوسے (22) نے لڑکی کو اپنے گھر بلایا تھا۔ اس وقت گھر میں کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ ملزم کو لڑکی کی کم عمری کا علم تھا، اس کے باوجود اس نے شادی کا لالچ دے کر مبینہ طور پر اس کی مرضی کے خلاف جسمانی تعلقات قائم کیے۔ بعد میں لڑکی کے چھ ماہ کی حاملہ ہونے کی اطلاع سامنے آنے پر اہل خانہ نے پولیس سے رجوع کیا۔ بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں 17 اکتوبر 2026 کو بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 64 اور پوکسو ایکٹ 2012 کی دفعات 4، 6، 8 اور 12 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ الزامات کی تصدیق قانونی کارروائی کے بعد ہی ہو سکے گی۔ نابالغ متاثرہ کی شناخت ظاہر کرنے والی تفصیلات شائع نہیں کی گئی ہیں۔ اس معاملے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر جگدیش گیتے کر رہے ہیں۔

پاکستان بھوک کے بحران کے شکار 10 ممالک میں شامل

اسلام آباد۔ 17؍اکتوبر۔ ایم این این۔ بین الاقوامی انسانی تنظیم ایکشن اگینسٹ ہنگر کی طرف سے جاری کردہ ایک نئی رپورٹ کے مطابق، پاکستان ان 10 ممالک میں شامل ہے جو بھوک کے عالمی بحران کا شکار ہیں، جہاں موسمیاتی آفات، معاشی مشکلات، نقل مکانی اور انسانی امداد میں کمی کے باعث کمزور کمیونٹیز کو خوراک کے عدم تحفظ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔ عالمی یوم خوراک کے سلسلے میں جمعے کو جاری ہونے والی رپورٹ، دس سب سے بڑے عالمی خوراک کے بحران میں خبردار کیا گیا ہے کہ بحالی کی جاری کوششوں اور کچھ معاشی اشاریوں میں بہتری کے باوجود پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق 6.10 ملین افراد کو 2026 میں انسانی امداد کی ضرورت ہوگی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالمی سطح پر، تقریباً 177 ملین افراد ان 10 ممالک میں رہتے ہیں جہاں بھوک سب سے زیادہ مرتکز ہے، جب کہ گزشتہ دہائی کے دوران شدید بھوک دوگنی ہو گئی ہے، جس سے 47 ممالک میں 266 ملین افراد متاثر ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ غذائی بحران کا سامنا کرنے والے ممالک نائیجیریا، کانگو، سوڈان، یمن، افغانستان، میانمار، بنگلہ دیش، پاکستان، جنوبی سوڈان اور شام ہیں۔ پاکستان میں مسلسل غربت، خوراک کی بلند مہنگائی، زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، روزگار کے محدود مواقع اور گرتی ہوئی گھریلو آمدنی خاندانوں کی قوت خرید کو کم کر رہی ہے۔ ناموافق زرعی قیمتوں اور وسیع تر معاشی عدم استحکام نے معاش کو مزید نقصان پہنچایا ہے، جس سے لاکھوں افراد مناسب خوراک کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ چونکہ انسانی ہمدردی کی ضرورتیں دستیاب وسائل سے کہیں زیادہ ہیں، کمزور گھرانے تیزی سے نقصان پہنچانے والی حکمت عملیوں کا سہارا لے رہے ہیں، بشمول خوراک کی کھپت میں کمی، پیداواری اثاثے فروخت کرنا اور مالی دباؤ سے نمٹنے کے لیے بچوں کو اسکول سے نکالنا۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ اقدامات عارضی ریلیف فراہم کر سکتے ہیں لیکن غربت کو گہرا کر سکتے ہیں، بچوں کی تعلیم اور غذائیت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں کی مستقبل کے جھٹکوں سے صحت یاب ہونے کی صلاحیت کو کمزور کر سکتے ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال، غذائیت کی خدمات، صاف پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت تک محدود رسائی، اور سماجی تحفظ خاص طور پر دیہی اور آفات سے متاثرہ علاقوں میں بحران کو بڑھا رہا ہے۔ مسلسل غربت اور شدید غذائی قلت انسانی ضروریات کے بڑے محرک بنے ہوئے ہیں، جبکہ امدادی خدمات اور ذریعہ معاش کے پروگراموں میں کٹوتیاں کمیونٹی کی لچک کو مزید ختم کر رہی ہیں۔ پاکستان کا آب و ہوا سے متعلق آفات کا سامنا خوراک کی عدم تحفظ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ بار بار آنے والے سیلاب، خشک سالی، گرمی کی لہریں، گلیشیل لیک آؤٹ برسٹ فلڈز اور مون سون کی بڑھتی ہوئی بے ترتیب بارشوں نے انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچایا ہے، زرعی پیداوار کو کم کیا ہے اور مویشیوں پر منحصر معاش کو کمزور کیا ہے۔

'رامائن' کے بین الاقوامی ٹریلر کی رونمائی نے اس کی عالمی مہم کا آغاز کیا

ممبئی: ۱۷؍اکتوبر (ایم ملک) بین الاقوامی ٹریلر انگریزی، ہندی، تامل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم میں جاری کیا گیا ہے۔ ٹریلر مہا کاوی میں مرکزی کرداروں کی ایکشن سے بھرپور جھلک پیش کرتا ہے۔ ٹریلر کے ساتھ جاری کیے گئے نئے سولو پوسٹرز میں رنبیر کپور کو لارڈ رام اور راکنگ اسٹار یش کو راون کے کردار میں دکھایا گیا ہے۔ نمت ملہوترا کی رامائنم کے بنانے والوں نے فلم کے بین الاقوامی ٹریلر کے ساتھ دو سولو پوسٹرز جاری کیے ہیں جن میں رنبیر کپور کو لارڈ رام اور راکنگ اسٹار یش کو راون کے کردار میں دکھایا گیا ہے۔ سونی پکچرز انٹرٹینمنٹ نے مہا کاوی کے لیے عالمی مہم شروع کی ہے۔ یہ اقدام ایک جامع رسائی کے ساتھ دنیا بھر کے سامعین تک پہنچنے کے لیے سازوں کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ فلم کا بین الاقوامی ٹریلر، انگریزی، ہندی، تامل، کنڑ اور ملیالم میں بھی دستیاب ہے، بھگوان رام اور راون کی دو مختلف دنیاؤں کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔ نتیش تیواری کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم کا ٹریلر ایکشن سے بھرپور، شاندار سنیما کی کائنات کو خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔ راکنگ اسٹار یش کے سولو پوسٹر میں بطور راون ایک محل دکھایا گیا ہے، جہاں اداکار، کردار میں، مردہ جنگجوؤں کے درمیان نیزہ پکڑے ہوئے نظر آتا ہے۔ پوسٹر میں واضح طور پر ایک شدید جنگ کے بعد کی تصویرکشی کی گئی ہے، جس میں لنکا کے بادشاہ کے طور پر یش کی موجودگی ایک سنجیدہ ماحول میں اضافہ کرتی ہے۔ دریں اثنا، رنبیر کپور کو دوسرے سولو پوسٹر میں بھگوان رام کے روپ میں دیکھا جا سکتا ہے، وہ اپنے کمان اور تیر کو پکڑے ہوئے ہیں، جب کہ سورج کی روشنی پس منظر میں جنگل سے گزر رہی ہے۔ قریبی کمپوزیشن واضح طور پر جنگ کے لیے رام کی تیاری کو پکڑتی ہے۔ فلم کے بنانے والوں نے ایک کے بعد ایک پوسٹر جاری کیے ہیں، ناظرین کو فلم کے اہم کرداروں سے متعارف کرایا ہے اور فلم کی دنیا کی جھلکیاں دی ہیں۔ ابھی کل ہی، نمت ملہوترا، یش، اور نتیش تیواری نے فلم کے بین الاقوامی ٹریلر کو سوشل میڈیا کے ذریعے ریلیز کرنے کا اعلان کیا، جس سے فلم کی مہم کو اگلے درجے پر لے جایا گیا۔ اس عالمی دباؤ کا ایک اہم جز سونی پکچرز انٹرٹینمنٹ کے ساتھ تعاون ہے، جو فلم کو ہندوستان سے باہر بین الاقوامی سطح پر تقسیم کرے گا۔ سونی پکچرز کے عالمی ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کے تعاون سے، فلم" رامائنم "بین الاقوامی مارکیٹ میں اپنی شناخت بنانے کے لیے تیار ہے۔ یہ بین الاقوامی مہم ہندوستان کے سب سے مشہور افسانوں میں سے ایک کو دنیا بھر کے سامعین تک پہنچانے کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ بین الاقوامی ٹریلر کو بنگلورو میں پرائم فوکس اسٹوڈیوز اور یش کے مونسٹر مائنڈ کریشنز کے زیر اہتمام ایک شاندار تقریب میں لانچ کیا گیا۔ فلم کی پوری ٹیم بشمول رنبیر کپور، سائی پلاوی، راکنگ اسٹار یش، روی دوبے، میوزک کمپوزر اے آر رحمان، اور ڈائریکٹر نتیش تیواری، خصوصی تقریب میں موجود تھے۔ یہ واقعہ فلم کی عالمی مہم میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے بعد دنیا بھر کے شائقین کے لیے ٹریلر کو چھ زبانوں میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر جاری کیا گیا۔" رامائنم"، جو دنیا کی سب سے زیادہ قابل احترام مہا کاوی ہے، کو بڑے پردے پر لایا جا رہا ہے۔ اس فلم میں رنبیر کپور لارڈ رام، سائی پلاوی سیتا، راکنگ اسٹار یش راون، سنی دیول ہنومان، اور روی دوبے لکشمن کے کردار میں ہیں نتیش تیواری کی طرف سے ہدایت کردہ، 'رامائنم' کو نمت ملہوترا کے پرائم فوکس اسٹوڈیو نے 8 بار آسکر جیتنے والے DNEG اور یش کے مونسٹر مائنڈ کریشنز کے اشتراک سے تیار کیا ہے۔ فلم کو دو حصوں میں ریلیز کیا جائے گا۔ حصہ 51 نومبر 2026 کو ریلیز ہوگا، اور حصہ 2 ہندی، تامل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم میں دیوالی 2027 کو دنیا بھر میں ریلیز ہوگا۔ سونی پکچرز اس فلم کو بھارت کو چھوڑ کر دنیا بھر میں ریلیز کرے گی، جبکہ دھرما پروڈکشن اسے ہندی بولنے والے بازاروں میں تقسیم کرے گی۔ یہ فلم دنیا بھر میں IMAX میں ریلیز کی جائے گی۔

محلّے سے ممبئی تک۔۔ مطالعے کی تحریک کو حکومتِ مہاراشٹر کا اعزاز!

یومِ ترغیبِ مطالعہ کے موقع پر ریاست کے دس سفیرانِ مطالعہ میں مرزا عبدالقیوم ندوی شامل؛ ’’واچن پریرنا سمان 2026‘‘ سے سرفراز

ممبئی/ چھترپتی سنبھاجی نگر: ۱۷؍اکتوبر: کتابوں کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے اور نئی نسل میں مطالعے کا شوق بیدار کرنے کے لیے ریاست بھر میں نمایاں خدمات انجام دینے والے دس منتخب سفیرانِ مطالعہ کو حکومتِ مہاراشٹر کے محکمۂ مراٹھی زبان کی جانب سے اعزاز سے نوازا گیا۔ ان ممتاز شخصیات میں چھترپتی سنبھاجی نگر کے معروف سماجی و تعلیمی کارکن اور ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی بھی شامل ہیں، جنہیں ریاستی سطح کے ’’واچن پریرنا سمان 2026‘‘ سے سرفراز کیا گیا۔ یہ اعزاز بھارت کے سابق صدر اور ممتاز سائنس داں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش اور یومِ ترغیبِ مطالعہ کے موقع پر جمعرات، 15 اکتوبر 2026 کو ممبئی کے چرچ گیٹ علاقے میں واقع گورنمنٹ لا کالج کے مرکزی ہال میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں پیش کیا گیا۔ تقریب کا انعقاد حکومتِ مہاراشٹر کے محکمۂ مراٹھی زبان، ڈائریکٹوریٹ آف لینگویجز اور گورنمنٹ لا کالج کے اشتراک سے عمل میں آیا۔ تقریب میں مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین سچن اہیر کے دستِ مبارک سے مرزا عبدالقیوم ندوی کو دس ہزار روپے نقد، یادگاری نشان، توصیفی سند اور کتابوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی موقع پر سچن اہیر کے ہاتھوں ’’ارتھ شاستر پربھاشا کوش‘‘ نامی کتاب کی رسمِ رونمائی بھی انجام دی گئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین سچن اہیر نے کہا کہ کتابیں انسان کی شخصیت کی تعمیر اور فکری بالیدگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس انمول علمی ورثے کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے کتب خانوں کا تحفظ اور فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مراٹھی زبان کے علمی و ادبی ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے اسے علم و دانش کی زبان کے طور پر فروغ دینے کے لیے اس نوعیت کی کوششیں نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ مطالعے کا شوق پیدا کرنا اور کتابوں کو عام لوگوں تک پہنچانا ایک صحت مند اور باشعور معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔ مرزا عبدالقیوم ندوی گزشتہ کئی برسوں سے بچوں، نوجوانوں اور محروم طبقات تک کتابیں پہنچانے اور معاشرے میں مطالعے کی عادت کو فروغ دینے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے ذریعے وہ محلہ کتب خانوں کے قیام، مفت کتابوں کی تقسیم اور بچوں میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے مختلف اقدامات کر رہے ہیں۔ ان کی زیرِ سرپرستی جاری محلہ کتب خانوں کی تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر بچے کو اس کے گھر کے قریب کتابیں اور مطالعے کے لیے سازگار ماحول میسر آئے۔ اس تصور کے تحت کتب خانے قائم کرنے کے لیے بڑی عمارتوں، الگ جگہ یا بھاری اخراجات کو لازمی نہیں سمجھا جاتا، بلکہ گھروں، رہائشی بستیوں، اسکولوں، تعلیمی اداروں اور دیگر دستیاب اجتماعی مقامات پر چھوٹے کتب خانے قائم کیے جا سکتے ہیں۔ اس تحریک کا مقصد کتابوں کو چند مخصوص اداروں یا افراد تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں ہر گھر اور ہر بچے تک پہنچانا ہے۔ ساتھ ہی بچوں اور نوجوانوں کو موبائل فون اور اسکرین کے غیر ضروری استعمال سے نکال کر کتابوں، علم، تخلیقی فکر اور مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرنا بھی اس مہم کا اہم ہدف ہے۔ مرزا عبدالقیوم ندوی کی اس کوشش کے ذریعے مطالعے کو ایک اجتماعی سماجی تحریک بنانے اور نئی نسل میں کتاب دوستی کو فروغ دینے کا پیغام عام کیا جا رہا ہے۔ حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے سفیرِ مطالعہ کے طور پر ملنے والے اس اعزاز پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مرزا عبدالقیوم ندوی نے کہا کہ یہ اعزاز محض ان کی ذاتی کامیابی نہیں، بلکہ ان تمام افراد، رضاکاروں، معاونین اور کتاب دوستوں کی مشترکہ جدوجہد کا اعتراف ہے جو کتابوں کو گھر گھر پہنچانے اور معاشرے میں مطالعے کی عادت کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ کتابوں تک رسائی چند خوش نصیب افراد کا امتیاز نہیں ہونی چاہیے، بلکہ ہر بچے کو کتاب پڑھنے اور علم حاصل کرنے کے یکساں مواقع میسر آنے چاہییں۔ ان کے مطابق، محلہ کتب خانوں کی تحریک اسی سوچ کی عکاس ہے کہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے ضروری ہے کہ کتابوں کو لوگوں کی دہلیز تک پہنچایا جائے اور بچوں میں مطالعے کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے دیا جانے والا یہ اعزاز محلہ کتب خانوں کے ذریعے مطالعے کے فروغ اور سماجی سطح پر کتاب دوستی کو عام کرنے کی کوششوں کے لیے ایک اہم حوصلہ افزائی ہے۔

استاذالاساتذہ پروفیسر مقبول احمد مقبول کی ہمہ جہت خدمات ناقابل فراموش

جلسۂ اعترافِ خدمات سے مقررین کا خطاب

اودگیر: (راست): بزم ادب اودگیر اور ادارۂ ادب اسلامی اودگیر کی جانب سے 10 / اکتوبر کو گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس کے کانفرنس ہال میں شعبۂ اردو ایم۔ یو کالج کے موظف پروفیسر استاذالاساتذہ مقبول احمد مقبول کی گراں قدر ادبی، علمی، تدریسی، تعلیمی اور سماجی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے شاندار پیمانے پر جلسۂ اعترافِ خدمات منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت پروفیسر شیخ عظیم الدین سابق ڈین انٹگرل یونیورسٹی لکھنؤ نے کی۔ لیکچرر دائمی عبدالرحیم نے جلسے کی غرض وغایت بتاتے ہوئے مقبول احمد کی شخصیت اور سماجی خدمات پر روشنی ڈالی جب کہ سید عقیل احمد صدر بزم ادب نے موصوف کا جامع تعارف پیش کیا۔ مہمانانِ خصوصی میں سید خلیل احمد نے کہا کہ اودگیر کی ادبی فضا مدتِ دراز سے ماند پڑی ہوئی تھی۔ مقبول احمد مقبول کے آنے سے یہاں ادبی سرگرمیوں کا نئے سرے سے آغاز ہوا۔ انہوں نے اپنی نگرانی اور تربیت میں نئے قلم کاروں کی بہترین ٹیم تیار کی۔ اودگیر کی ادبی اور علمی تاریخ میں موصوف کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔ پروفیسر محبوب ثاقب نے کہا کہ مقبول احمد مقبول کا شمار موجودہ عہد کے ایسے معتبر اور استاد شعرا میں ہوتا ہے جنھیں غزل نظم، رباعی اور قطعہ جیسی مختلف اصناف پر قدرت حاصل ہے۔ موصوف صاحبِ نظر نقاد کی حیثیت سے بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ ایم۔ یو کالج کے پرنسپل پروفیسر راجکمار مسکے نے کہا کہ مقبول صاحب خاموش مزاج، اپنے کام سے کام رکھنے والے اور نیک سیرت استاد رہے ہیں۔ میں نے اپنی اڑتیس سالہ کالج کی زندگی میں ایسا دیانت دار، مخلص اور طلبا کی فکر کرنے والا استاد اور کوئی نہیں دیکھا۔ فیاض علی سکندر نے مقبول احمد مقبول کی شاعری کے حوالے سے مضمون پیش کیا اور کہا کہ غزل کے علاوہ رباعی جیسی مشکل صنف میں انھوں نے پورا دیوان ترتیب دے کر رباعی گو شعرا میں ممتاز مقام حاصل کر لیا ہے۔ پروفیسر لکشمی کانت پنسلوار کا احساس یہ رہا کہ پروفیسر مقبول نے طلبہ کو صرف کتابی علم ہی نہیں دیا بلکہ اردو زبان کی تہذیب اور محبت کو ان کے سینوں میں اتار دیا ہے۔ پرنسپل محمد انور حسین نے کہا کہ مقبول صاحب کی شخصیت کے متعلق کیا کہیں کہ جس محفل میں شمع جل رہی ہے جس کی روشنی پھیل رہی ہے تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ شمع وہی ہے جس نے ظلمتوں کو دور کرنے کا کام کیا ہے۔ موصوف اچھے استاد، اچھے انسان، اچھے دوست اور مربی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ یافعی عبدالرشید اور محمد اکرام نے مقبول احمد مقبول کے منتخب اشعار پیش کر کے اس پر تبصرہ کیا۔ پروفیسر شیخ عظیم الدین نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ جتنے صاحبین نے مقبول صاحب پر اظہارِ خیال کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے طلبا، کالج کے اسٹاف اور شہریانِ اودگیر کے درمیان کس قدر ہر دلعزیز اور مقبول ہیں۔ موصوف جہاں مثالی استاد اور تعمیری فکر کے حامل نامور شاعر و ادیب ہیں وہیں وہ زبردست انتظامی صلاحیتوں کے مالک بھی ہیں۔ انھوں نے پانچ برس تک ادارۂ ادبِ اسلامی مہاراشٹر کے ریاستی صدر کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس دوران میں انھیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ موصوف نے مختلف عصری موضوعات پر پانچ قومی کانفرنسیں اور کل ہند مشاعرے جس خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کروائے وہ ان کی صلاحیتوں کا روشن ثبوت ہے۔ ان کی ہمہ جہت خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ڈاکٹر صابر محمود نے نظامت کی اور یوسف احمد نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد پروفیسر مقبول احمد مقبول کی صدارت میں کل ہند مشاعرہ منعقد ہوا۔ مولانا تصدق ندوی صدر جمعیۃ العلما بیدر اور مولانا توفیق قاسمی نے مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پرویز حیدر، اکرام اظہر، فیاض علی سکندر، فرید مونس، اسرار دانش، ابوشہر زہیر، انور حسین، ڈاکٹر ثاقب منشا، مبین عاقب، عقیل احمد، شاداب شرمالی، محمد شاکر، یوسف احمد اور ناظمِ مشاعرہ عمران راغب نے کلام سنایا۔

حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ کی 4 روزہ عرس تقاریب کو قطعیت

حبیب ملت جناب اکبرالدین اویسی کی نگرانی میں تیاریوں کا آغاز

حیدرآباد 16 / اکٹوبر (راست) غلام محمد منظور معتمد تنظیمی کی اطلاع کے بموجب انتظامی کمیٹی درگاہ شریف نے سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ علیہ الرحمہ کے 384 ویں عرس مبارک کی چار روزہ تقاریب کو قطعیت دے دی ہے۔ پیر 12 / اکٹوبر کو رسم نقارہ کی ادائیگی اور تواریخ عرس کے اعلان کے ساتھ ہی حبیب ملت عالیجناب اکبرالدین اویسی معزز رکن اسمبلی و قائد مقننہ کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کی راست نگرانی میں تقاریب عرس کی تیاریوں کا آغاز ہو گیا ہے متعلقہ اراکین بلدیہ جناب الحاج مرزا سلیم بیگ کارپوریٹر ریاست نگر اور جناب عبدالرحمن شاہ نمائندہ کارپوریٹر کنچن باغ کو برقی، بلدی اور آبرسانی سے متعلق امور کی ذمہ داری سونپی گئی۔ درگاہ شریف کی پہلی کمان سے اویسی ہاسپٹل والی کمان تک سی سی روڈ کی تعمیر تکمیل کے مرحلہ میں ہے، بارگاہ شریف میں زنانہ کے لئے شیڈ کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے بہت جلد کام کا آغاز ہو جائے گا اس کے علاوہ تولیتی انتظامی کمیٹی کی جانب سے درگاہ شریف کی آہک پاشی اور رنگ و روغن کا کام شروع کیا گیا ہے، عرس شریف کی چار روزہ تقاریب کا پیر 26 / اکٹوبر کو بعد نماز عصر ختم قرآن سے آغاز ہو گا۔ بعد نماز مغرب غسل شریف، بعد نماز عشاء قصیدہ بردہ شریف اور 10 بجے شب جلسہ سیرت اولیاء کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ حضرت علامہ سید شاہ عزیز اللہ قادری سابق شیخ العقائد جامعہ نظامیہ نگرانی اور خطیب العصر مولانا حافظ محمد مظفر حسین خان بندہ نوازی صدارت کریں گے۔ منگل 27 / اکٹوبر کو بعد نماز عصر انتظامی کمیٹی کی نگرانی میں تاریخی مکہ مسجد سے جلوس صندل برآمد ہو گا چارمینار، بی بی بازار چوراہا، تالاب کٹہ، درگاہ زہرا بی صاحبہ، عیدی بازار، بندنا کہ اور اویسی کالونی ہوتا ہوا جلوس صندل رات 9 بجے درگاہ شریف پہنچے گا عہدہ داران انتظامی کمیٹی صندل مالی کی رسم ادا کریں گے بعد ازاں رات 10 بجے 86 واں کل ہند طرحی نعتیہ و منقبتی مشاعرہ بطرح: ’’برہنہ شاہ نے دی سرمدی عطا ہم کو‘‘ منعقد ہو گا۔ پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ رفیع الدین شرفی سجادہ نشین حضرت سید علیم الدین شرفی علیہ الرحمہ نگرانی اور حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین درگاہ کمیٹی صدارت کریں گے جناب محبوب خان اصغر نظامت کے فرائض انجام دیں گے حیدرآباد کے علاوہ دیگر ریاستوں کے ممتاز شعراء اپنا طرحی کلام پیش کریں گے چہارشنبہ 28 / اکٹوبر کو جشن چراغاں منعقد ہو گا بعد نماز عشاء انتظامی کمیٹی کی جانب سے بارگاہ سراج المجذوبین میں غلاف مبارک اور چادر گل پیش کی جائے گی 9 بجے شب ذمہ داران کمیٹی سالانہ رپورٹ پیش کریں گے اور مہمانان خصوصی کی دستاربندی کریں گے بعد ازاں رات بھر محفل مولود شریف منعقد ہو گی۔ جمعرات 29 / اکٹوبر کو بعد نماز ظہر زنانی محفل مولود، بعد نماز مغرب مردانی محفل مولود، بعد نماز عشاء محفل نعت اور حلقہ ذکر کا انعقاد عمل میں آئے گا نوجونان محلہ کی جانب سے بعد نماز مغرب درگاہ زہرابی صاحبہ سے جلوس غلاف مبارک برآمد ہو گا اور 9 بجے شب درگاہ شریف پہنچے گا، عہدہ داران کمیٹی بارگاہ سراج المجذوبین میں غلاف مبارک پیش کریں گے بعد ازاں شب بھر محفل قوالی ہو گی اور قبل فجر دعا کے ساتھ چار روزہ عرس تقاریب کا اختتام عمل میں آئے گا عہدہ داران تولیتی انتظامی کمیٹی مولانا قاضی اسد ثنائی صدر نشین، مولانا حافظ مظفر حسین خان بندہ نوازی، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب محمد حسین قریشی معتمد، جناب مظہر صدیقی، جناب سید شمس الاکبر الہاشمی نائبین معتمد، جناب محمد عزیز الرحمن خازن، جناب جی۔ یم منظور معتمد تنظیمی، جناب محمد شمس الدین، جناب معین خان اراکین کمیٹی نے عاشقین اولیاء سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ تقاریب عرس میں شرکت کی خواہش کی ہے۔

जा.क्रं.नांवाशमनपा/क्षे.का.01/नापवि/ 1509/2026
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड
दिनांक:- 09/10/2026

जाहीर प्रगटन

संचिका क्रं. NT/01/15376/क्षे.का.क्रं.1
तरोडा-सांगवी

प्रकरण: - नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहीर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ मंदार मल्हारी पाथरकर रा. तरोडा खु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि.30/10/2009 तरोडा खु. गट नं. 42 पैकी प्लॉट क्रं. 49 ते 56 वरील फ्लॅट क्रं. 303 पिन क्र. 40103072763 श्री/सौ. रमेश परशुराम बरगळ व इतर यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 8369 दि.29.08.2026 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दा खल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-

पुर्व	:	सामाईक पाय-या व पॅसेज आहे.
पश्चिम	:	30 फुट रुंद रोड आहे.
दक्षीण	:	फ्लॅट क्रं. 302 आहे.
उत्तर	:	फ्लॅट क्रं. 304 आहे.

सहाय्यक आयुक्त
क्षे.का.क्रं.01 तरोडा सांगवी,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

پانی فراہمی کے زیر التوا منصوبوں کو فوری مکمل کریں، قلتِ آب سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں

نگراں وزیر اتل ساوے کی سخت ہدایات، پینے کے پانی کی محتاط منصوبہ بندی اور جانوروں کے چارے پر زور

ناندیڑ: ۱۷/اکتوبر (ورق تازہ نیوز) ضلع میں پانی کی قلت کی ممکنہ صورتحال کے پیش نظر پانی کی فراہمی کے تمام نامکمل منصوبوں کو فوری طور پر مکمل کیا جائے، اور اگر کہیں کام میں رکاوٹیں آرہی ہوں تو پولیس انتظامیہ کی مدد لے کر انہیں وقت پر پورا کیا جائے؛ نیز بجلی کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے رکے ہوئے کاموں کو فوراً شروع کیا جائے اور پینے کے پانی کے علاوہ ڈیموں میں ۱۰ فیصد اضافی پانی محفوظ رکھتے ہوئے اگست ۲۰۲۷ تک پانی کی فراہمی کی پیشگی منصوبہ بندی کی جائے؛ یہ واضح اور سخت ہدایات ریاست کے وزیر برائے بہبود پسماندہ و کثیر طبقات، ڈیری ڈیولپمنٹ، غیر روایتی توانائی و معذورین اور ناندیڑ ضلع کے نگراں وزیر (گارڈین منسٹر) اتل ساوے نے جاری کیں۔ وہ یہاں کے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں ضلع کی قحط جیسی صورتحال کے تناظر میں پانی کی فراہمی کے نامکمل منصوبوں، شہری و دیہی علاقوں میں پینے کے پانی کی منصوبہ بندی اور مویشیوں کے لیے چارے کی دستیابی کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے منعقدہ ایک خصوصی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے، جس میں سابق وزیر اعلیٰ و رکن پارلیمان اشوک چوہان، ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر مہیش پاٹل، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن اور میونسپل کمشنر مہیش کمار ڈوئیفوڑے نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ نگراں وزیر اتل ساوے نے بتایا کہ واٹر سپلائی اسکیموں کی ریٹروفٹنگ (Retrofitting) کے کاموں کے لیے درکار فنڈز کی فراہمی کے سلسلے میں جلد ہی ریاستی سطح پر ایک میٹنگ منعقد کی جائے گی، لہٰذا پانی کی فراہمی سے متعلق زیر التوا بلوں کے فنڈز کی تجاویز فوری پیش کی جائیں تاکہ ان کی ادائیگی کے لیے ممبئی میں میٹنگ کر کے مسئلہ حل کیا جا سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فنڈز کی کمی کے باعث پینے کے پانی کے ضروری اقدامات میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیے، اور اس قحط کی صورتحال پر قابو پانے کے لیے محکمہ محصول (ریونیو)، محکمہ آبی وسائل، پولیس، میونسپل کونسلز، میونسپل کارپوریشن اور ضلع پریشد سمیت تمام محکمے باہمی تال میل سے کام کریں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ جل جیون مشن کے تحت ضلع پریشد اور مہاراشٹر جیون پرادھیکرن کے ذریعے جاری اور تکمیل کے آخری مراحل میں موجود منصوبوں کا جائزہ لے کر باقی ماندہ کام مقررہ وقت میں پورے کیے جائیں، جبکہ ریاستی سطح پر زیر التوا نظر ثانی شدہ واٹر سپلائی اسکیموں، پانی کی قلت کے ایکشن پلان، اساپور ڈیم میں کنوؤں کی تعمیر اور بجلی کنکشن کے رکے ہوئے کاموں کو اولیت دی جائے۔ شہری اور دیہی علاقوں میں پانی کے محتاط استعمال کے لیے میونسپل کارپوریشنز اور میونسپل کونسلز کو ضرورت کے مطابق پانی کی فراہمی کی منصوبہ بندی کرنے اور پانی کی کٹوتی کرنے، غیر قانونی نل کنکشنز کاٹنے، پانی کی غیر قانونی نکاسی اور ضیاع کو روکنے کے لیے مؤثر اقدامات کرنے کا حکم دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ سڑکوں پر پانی نہ بہے اور لیکیج ملنے پر فوراً اس کی مرمت کی جائے۔ صنعتوں میں پروسیسنگ کے بعد دوبارہ استعمال کے قابل ہونے والے پانی کو سڑکوں اور تعمیراتی کاموں میں استعمال کرنے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے ممکنہ قلت سے نمٹنے کے لیے ٹینکرز کے ذریعے پانی

کی فراہمی، بورویل ریچارجنگ، نالوں کو گہرا کرنے، کنوؤں کے کاموں، اور آبی تحفظ کے اقدامات بشمول 'گال مکت دھرن-گال یکت شوار' (گادے پاک ڈیم اور گاد والی کھیتی) اور جل تارا اسکیم کے مجوزہ کاموں کو تیز کرنے کی بھی خصوصی ہدایت دی۔ مزید برآں، پانی کے ساتھ ساتھ جانوروں کے چارے کی مناسب دستیابی کے لیے متعلقہ محکموں کو پیشگی منصوبہ بندی کرنے، بڑے، درمیانے اور چھوٹے پروجیکٹس میں پانی کے ذخیرے کا باقاعدگی سے جائزہ لینے، اور ضلع پریشد کے مائنر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت آنے والے تالابوں کی موجودہ حالت جانچ کر ان کی ضروری مرمت کرنے کا بھی حکم دیا گیا اور کہا گیا کہ آبی تحفظ کے کاموں میں حائل رکاوٹیں دور کر کے پانی کا ذخیرہ بڑھانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس میں سابق وزیر اعلیٰ و ایم پی اشوک چوہان نے سال ۲۰۲۳ کے فصل بیمہ اور محکمہ آبی وسائل و تحفظ آب کے زیر التوا کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے، جل جیون مشن کے لیے فنڈز فراہم کرنے، کسانوں کے فصلی قرضوں اور وصولی کے مسائل پر توجہ دینے، پینے اور جانوروں کے پانی کی بلاتعطل فراہمی یقینی بنانے، مہاوترن (بجلی محکمے) کے مسائل حل کر کے ڈیموں کی مرمت پر توجہ دینے، اور فنڈز کے حصول کے لیے ریاستی سطح پر پیروی کرنے کی تجاویز پیش کیں۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے فصلوں کی موجودہ صورتحال، پانی کے منصوبوں کی کیفیت، چارے کی ممکنہ قلت سے نمٹنے کے لیے چارہ مترا کے تصور، جل تارا اسکیم، اور مختلف ڈیموں میں پانی کے ذخیرے کے علاوہ پانی کی قلت دور کرنے کے جاری اقدامات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی، جبکہ زراعت، آبپاشی، حیوانات، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسل انتظامیہ، روزگار گارنٹی اسکیم، مٹی و آبی تحفظ، دیہی فراہمی آب اور مہاراشٹر جیون پرادھیکرن کے محکموں نے اپنے جاری اور زیر التوا کاموں اور مطلوبہ فنڈز کے بارے میں جامع معلومات فراہم کیں۔ اس طویل اور اہم اجلاس میں ناندیڑ اریگیشن سرکل کے سپرنٹنڈنگ انجینئر ای۔ ایم۔ چشتی، مہاوترن کے سپرنٹنڈنگ انجینئر سچے کھنڈارے، ڈسٹرکٹ سینئر جیولوجسٹ ایس۔ پی۔ راٹھوڑ، محکمہ مٹی و آبی تحفظ کے ایگزیکٹو انجینئر اے۔ ایس کامبلے، ناندیڑ اریگیشن ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئرز وی۔ آر۔ بنسوڈ اور شری کانت تھورات، اپر پین گنگا پروجیکٹ کے ایگزیکٹو انجینئر آر۔ ایم۔ دیشمکھ، ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنگ ایگریکلچر آفیسر دت کمار کلسائیت، مہاراشٹر جیون پرادھیکرن کے سپرنٹنڈنگ انجینئر مہیش پاٹل، میونسپل ایڈمنسٹریشن کے جوائنٹ کمشنر شیلیش پھڈسے، محکمہ حیوانات و ڈیری کے ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر سکھارام کھونے، اور لیڈ ڈسٹرکٹ بینک مینیجر بی۔ جی۔ سون کامبلے سمیت مختلف محکموں کے افسران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

عدالتی اسٹاف، وکلاء، دواخانے، اور تعلیمی منتظمین سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری

مراٹھواڑہ گریجویٹ انتخاب تشہیر میں انجینیر عقیل احمد نے لی سبقت

جالنہ: ۱۷/اکتوبر (نامہ نگار): مراٹھواڑہ گریجویٹ انتخاب تشہیری دورے میں آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد کی بڑھتی تائید مقبولیت سے انکی جیت کے مضبوط امکانات پیدا ہو گئے ہیں انھوں نے آج شہر جالنہ اور بدناپور میں دھواں دھار تشہیری دورہ کیا، بدناپور میں انکا مختلف جگہوں پر شاندار استقبال کیا گیا نوجوان ووٹرس کی سخت محنت و ہی انکی جیت کے لے خصوصی دعائیں اور نگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کی پہلی پسند بنتے جا رہے ہیں.. آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد نے آج بدناپور کی عدالت پہنچ کر وکلا سے ملاقاتیں کی وہی سرکاری دواخانے کے عملے سے بھی رابطہ کیا. اس موقع پر اٹھارہ سالوں سے منتخب ہو کر اسمبلی پہنچنے والے امیدوار کے خلاف بیروزگار نوجوان ووٹرس کا غصہ دیکھنے کو ملا. بدناپور کے رائے دہندگان نے انکی مشکلات فیس اسٹرکچر میں اضافہ اور تعلیم کا نجی کرن جیسے مسائل پر کھل کر اپنے غصہ کا اظہار کیا. وہی انجینیر عقیل احمد نے اپنی عزائم کا اظہار کرتے ہوئے انھیں تیقن دلایا کہ انکے مسائل کو ریاستی اسمبلی میں ضرور اٹھایا جائے گا. مسائل کی یکسوئی کے لے متحدہ ووٹ ڈالنے کی ضرورت پر انھیں رائے دہندگان کی توجہ مبذول کی... اسی طرح انجینیر عقیل احمد نے آج شہر جالنہ میں بھی تعلیمی اداروں کے منتظمین کے علاوہ عام رائے دہندگان سے انفرادی ملاقاتیں کیں.. جسمیں انجینیر عقیل احمد نے کہا کہ ابھی تک کچھ ضمیر فروش چند سکوں کی خاطر بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلقہ کو گمراہ کرنے کی سعی کر رہے ہیں.. یہ ہمارے ووٹرس کو یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیکہ آپ کا ووٹ صرف انتخاب تک ہی معنی رکھتا ہے اسکے بعد یہ گوشہ نشین ہو جاتے ہیں اور ووٹرس کی امیدیں آسمان کا منہ دیکھتی رہ جاتی ہیں.. ایسے حالات کو شعوری ووٹ ہی تبدیل کر سکتا ہے. اخیر انھوں نے کہا کہ اورنگ آباد گریجویٹ انتخاب تعلیم یافتہ نسل کے مسائل کی یکسوئی کے لے ہوتے ہیں جبکہ دیکھنے میں یہ آ رہا ہیکہ اسے اجارہ داری کا اڈا بنایا جا رہا ہے گمراہ کن باتیں پیش کی جا رہی ہیں.. جس کی وجہ سے یہ انتخاب سیاسی نوعیت کا ہوتا جا رہا ہے.. جنھوں نے اٹھارہ سالوں میں اس میدان میں کچھ نہیں کیا آج انکے کاموں کو پیش کر کے نوجوان ووٹرس کو گمراہ کرنے کا گھناونا کام کیا جا رہا ہے.. وقت اور حالات تبدیلی کا اشارہ کر رہے ہیں آپ کا میرے حق دیا جانے والا ایک ایک ووٹ منفی سیاسی سوچ کو اکھاڑ پھینکے گا.. اس لے نوجوان پورے شعور کے ساتھ اپنا ووٹ میرے حق میں کرے... انجینیر عقیل احمد کے پیدل تشہیری دوروں میں امڈتی بھیڑ نے اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب میں کھلبلی مچا دی ہیں.

کسانوں کے برقی مسائل کے فوری حل کے لیے مہاوترن کی جانب سے ہیلپ لائن کا آغاز

ٹرانسفارمر کی خرابی یا زرعی پمپ کی بجلی کٹنے پر 8087052830 پر رابطہ کرنے کی اپیل

MAHAVITARAN
Maharashtra State Electricity Distribution Co. Ltd.

ناندیڑ: ۱۷/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): قحط جیسی سنگین صورتحال کے پیش نظر کسانوں کی بجلی سے متعلق شکایات کا فوری ازالہ کرنے کے لیے مہاوترن (مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹریسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ) کے ناندیڑ سرکل آفس کی جانب سے چوبیس گھنٹے فعال رہنے والا ایک خصوصی ہیلپ لائن نمبر 8087052830 جاری کیا گیا ہے؛ جس کے تحت کسانوں سے پرزور اپیل کی گئی ہے کہ زرعی پمپ کی بجلی کٹ جانے، روہتر یا ٹرانسفارمر (ڈی پی) کے جلنے یا خراب ہونے، یا بجلی سے متعلق دیگر کوئی ہنگامی مسئلہ درپیش ہونے کی صورت میں وہ فوری طور پر اس ہیلپ لائن پر رابطہ کریں۔ مہاوترن انتظامیہ کے مطابق، اس ہیلپ لائن پر موصول ہونے والی شکایات کو باقاعدہ رجسٹر کر کے متعلقہ افسران اور ملازمین کے ساتھ فوری رابطہ اور ہم آہنگی قائم کی جائے گی، نیز ان شکایات کے جلد از جلد حل کے لیے ضروری پیروی (فالو اپ) بھی مسلسل کی جائے گی؛ تاہم کسانوں کے لیے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی شکایت درج کرواتے وقت اپنا مکمل نام، گاؤں، تعلقہ، رابطہ نمبر (موبائل نمبر) اور شکایت کی نوعیت کے بارے میں واضح اور مکمل معلومات فراہم کریں، تاکہ ان کی شکایت پر بغیر کسی تاخیر کے فوری کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ قحط سالی کی اس مشکل گھڑی میں زرعی پمپوں کو بجلی کی بلاتعطل فراہمی یقینی بنانے کے مقصد سے مہاوترن کے ناندیڑ ڈویژنل آفس نے تمام کسانوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے برقی مسائل کے بروقت حل کے لیے 24x7 دستیاب اس ہیلپ لائن نمبر 8087052830 کا بھرپور استعمال کریں۔

خشک سالی سے کسان پریشان، بی جے پی رہنماؤں کی تقریبات پر 100 کروڑ روپے کی فضول خرچی: اتل لونڈھے

ممبئی/ناگپور: ۱۷/اکتوبر (پریس ریلیز): مہاراشٹر میں 1972ء سے بھی زیادہ شدید خشک سالی کی صورت حال ہے اور ریاست کے 305 تعلقے اس کی زد میں ہیں۔ کسانوں اور عام لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک طرف مہنگائی ہے تو دوسری طرف پینے کا پانی دستیاب نہیں، مویشیوں کے لیے چارہ نہیں اور طلبہ کی تعلیمی فیس ادا کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ دسہرہ اور دیوالی قریب ہونے کے باوجود لوگوں کے پاس تہوار منانے کے لیے رقم نہیں ہے۔ ایسے حالات میں حکمراں بی جے پی کے رہنما شان و شوکت والی تقریبات پر تقریباً 100 کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں۔ کانگریس کے سینئر ترجمان اتل لونڈھے نے سنگین الزام لگاتے ہوئے سوال کیا کہ کیا وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس ایسے غیر حساس رہنماؤں سے استعفیٰ لینے کی ہمت دکھائیں گے؟ ناگپور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتل لونڈھے نے کہا کہ اس وقت نوراتری کا تہوار جاری ہے اور دیوی کی پوجا کی جا رہی ہے، لیکن موجودہ حالات میں یہ تہوار سادگی سے بھی منایا جا سکتا ہے۔ ایک طرف عوام سے کفایت شعاری کی اپیل کی جاتی ہے، تو دوسری طرف بی جے پی کے رہنما گربا کے انعقاد کے نام پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر رویندر چوہان، وزیر آشیش شیلار، رکن اسمبلی اتل بھاتکھلکر، سابق رکن پارلیمنٹ گوپال شیٹی اور اراکین اسمبلی سنجے اپادھیائے اور ونود شیلار کی جانب سے گربا پر بے تحاشہ خرچ کرنا خشک سالی سے پریشان کسانوں کے ساتھ ظالمانہ مذاق اور ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ اتل لونڈھے نے بتایا کہ رویندر چوہان نے ڈومبیولی میں 'نمو نوراتری اتسو' منعقد کیا ہے، جہاں سنت ساولا رام مہاراج اسپورٹس کمپلیکس میں گربا کے لیے بڑا ایئر کنڈیشنڈ پنڈال بنایا گیا ہے۔ اس میں بڑے فانوس، برقی قمقمے، ایل ای ڈی اسکرینیں اور آرائشی دروازے نصب کیے گئے ہیں۔ روزانہ 10 سے 15 ہزار افراد اس تقریب میں شرکت کرتے ہیں۔ تقریب کے لیے 7 ہزار مربع فٹ کا اندرونی اور 20 ہزار مربع فٹ کا بیرونی پلیٹ فارم بنایا گیا ہے، جس پر 60 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ پنڈال میں 2000 ٹن کا ایئر کنڈیشنر لگایا گیا ہے، جس کا یومیہ کرایہ 60 لاکھ روپے بتایا گیا ہے۔ ساؤنڈ اور لائٹنگ پر روزانہ 25 لاکھ روپے اور 25 جنریٹر سیٹوں کے کرائے پر روزانہ 6.5 لاکھ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔

پرتبھا نکیتن کالج ناندیڑ میں 19/اکتوبر کو "محفل مشاعرہ" کا انعقاد

ناندیڑ: ۱۷/اکتوبر (راست): شہر ناندیڑ کے معروف تعلیمی ادارے پرتبھا نکیتن مہاودیالیہ (پی این کالج) کے شعبہ اردو کے زیر اہتمام، اور ادبی تنظیم "رنگ سخن" اور "اسماک پبلیکیشنز، ناندیڑ" کے باہمی اشتراک سے ایک باوقار محفل مشاعرہ اور علمی تقریب کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ یہ ادبی تقریب بتاریخ 19 اکتوبر 2026، بروز پیر صبح ٹھیک 11 بجے کالج کے آڈیٹوریم ہال (وزیرآباد روڈ، ناندیڑ) میں منعقد ہوگی۔ اس تقریب کی صدارت طنز و مزاح کے معروف شاعر تمیز احمد پرواز صاحب فرمائیں گے، جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ناندیڑ کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ "ورق تازہ" کے مدیر اعلیٰ جناب محمد تقی صاحب شرکت کریں گے۔ اس موقع پر جناب محمد تقی صاحب کا "اردو صحافت کی موجودہ صورت حال" اس موضوع پر ایک خصوصی اور معلوماتی لیکچر بھی ہوگا، جس میں وہ اردو صحافت کی تاریخ، عصر حاضر کے تقاضوں اور چیلنجز پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔ محفل کی نظامت کے فرائض سہیل احمد صدیقی صاحب انجام دیں گے۔ مشاعرے کو چار چاند لگانے کے لیے بیرون شہر سے ممتاز مہمان شعراء کرام تشریف لا رہے ہیں، جن میں ڈاکٹر یوسف خان ساحر (اورنگ آباد)، ڈاکٹر عبدالسمیع نعیم (حیدرآباد)، ڈاکٹر رضی شطاری (نظام آباد) اور رضی الدین رضی (پربھنی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ مقامی مدعو شعراء کرام میں محمود علی سحر، وحید اللہ خان عطا حیدرآبادی، الطاف احمد ثانی، ضمیر الدین بابر، راجندر اپادھیائے، آشیش ناگلا، اطہر کلیم احمد، ذیشان توصیف انصاری اور محمد دانش اپنا کلام پیش کر کے سامعین کو محظوظ کریں گے۔ اس محفل مشاعرہ کی کنوینر ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ (شعبہ اردو، پی این کالج، ناندیڑ) ہیں۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر کے۔ آر۔ گگا کھیڑکر، ڈاکٹر شائستہ تبسم اور ڈاکٹر گلناز بیگم نے شہر کے تمام ہی ادب نوازوں، اساتذہ، طلبہ اور باذوق سامعین سے اس ادبی محفل میں کثیر تعداد میں شرکت کی پرخلوص اپیل کی ہے۔

مہاراشٹر قانون ساز کونسل انتخابات میں ووٹنگ کے قواعد پر سختی سے عمل درآمد کی ہدایت

ترجیحی ووٹنگ کے لیے جامنی اسکیچ پین اور ہندسوں کا استعمال لازمی

ناندیڑ: ۱۷/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ کو مہاراشٹر قانون ساز کونسل (ودھان پریشد) کے 05-اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقے کے دو سالہ انتخابات کے اعلان کے بعد، ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۶ کو ہونے والی پولنگ کے لیے اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر اور ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے نے رائے دہندگان (ووٹرز) سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ بیلٹ پیپر کے ذریعے ترجیحی ووٹنگ کا طریقہ کار سمجھیں اور کمیشن کی جانب سے جاری کردہ خصوصی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ الیکشن کمیشن کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق، ووٹرز کے لیے بیلٹ پیپر کے ساتھ فراہم کردہ صرف جامنی رنگ کا اسکیچ پین استعمال کرنا لازمی ہے اور کسی بھی دوسرے پین، پنسل یا بال پین کے استعمال کی سختی سے ممانعت ہے؛ نیز ووٹ کو کارآمد اور درست قرار دینے کے لیے پہلی ترجیح کے امیدوار کے نام کے سامنے والے کالم میں بین الاقوامی، رومن یا آئین کے آٹھویں شیڈول میں منظور شدہ کسی بھی ہندوستانی زبان میں صرف ہندسے (جیسے '1') کی صورت میں ترجیح درج کرنا لازمی ہے، جبکہ اسے الفاظ میں (جیسے ایک، دو) لکھنے سے گریز کیا جائے۔ مزید برآں، ضابطے میں واضح کیا گیا ہے کہ ہندسہ '1' صرف ایک امیدوار کے سامنے لکھا جائے، چاہے امیدواروں کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو، تاہم ووٹرز اپنی مرضی کے مطابق دیگر امیدواروں کو بھی ۲، ۳، ۴ جیسے ہندسوں کے ذریعے ترجیح دے سکتے ہیں؛ لیکن کسی بھی صورت میں ایک سے زیادہ امیدواروں کے سامنے ایک ہی ہندسہ نہ لکھیں، بیلٹ پیپر پر اپنے دستخط، نام کے ابتدائی حروف، کوئی لفظ یا انگوٹھے کا نشان ہرگز نہ لگائیں اور ترجیح ظاہر کرنے کے لیے ٹک یا (X) جیسے نشانات (Tick or Cross) کا استعمال بالکل نہ کریں، بصورت دیگر ان قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے کا بیلٹ پیپر غیر قانونی (Invalid) تصور کیا جائے گا۔

مراٹھواڑہ کی آواز قانون ساز کونسل میں پہنچانے کے لیے ستیش چوہان کو مہایوتی کی طاقت کے ساتھ کامیاب بنائیں: سنیترا پوار

خشک سالی کے بحران میں کسانوں اور عام لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے

بیڑ: ۱۷/اکتوبر (پریس ریلیز): این سی پی کی قومی صدر اور مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار نے مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقے کے مہایوتی امیدوار ستیش چوہان کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھواڑہ کی ترقی کی جدوجہد ایک دن کی نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے تجربہ کار، باخبر اور مسلسل کام کرنے والے عوامی نمائندوں کی ضرورت ہے۔ ستیش چوہان گزشتہ 18 برسوں سے مراٹھواڑہ کے مسائل کے لیے کام کر رہے ہیں۔ مراٹھواڑہ کی آواز قانون ساز کونسل میں مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے انہیں مہایوتی کی طاقت فراہم کریں۔ بیڑ میں ستیش چوہان کی انتخابی مہم کے سلسلے میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے سنیترا پوار نے کہا کہ جب آنجہانی اجیت پوار بیڑ کے نگراں وزیر بنے تھے تو انہوں نے عوام کو جو اعتماد اور سہارا دیا تھا، اسی اعتماد اور محبت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری اب ان پر ہے۔ آنجہانی اجیت پوار نے بیڑ کی ترقی کے لیے جو کام شروع کیے تھے، جو خواب دیکھے تھے اور جو وعدے کیے تھے، انہیں پورا کرنا اب ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سنیترا پوار نے کہا کہ آنجہانی اجیت پوار نے بیڑ سے پونے کے درمیان ریل سروس شروع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد اس وعدے کو پورا کرنے میں کامیابی حاصل ہونے پر انہیں خوشی اور فخر ہے۔ اجیت پوار کے خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مزید طاقت حاصل کرنا ضروری ہے، اسی لیے مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقے سے مہایوتی کے امیدوار ستیش چوہان کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ستیش چوہان کو طویل سیاسی اور پارلیمانی تجربہ حاصل ہے۔ آنجہانی اجیت پوار نے 2008 میں ان پر اعتماد کرتے ہوئے پہلی مرتبہ انہیں امیدوار بنایا تھا۔ اس کے بعد مسلسل تین میعاد تک مراٹھواڑہ کے گریجویٹ ووٹروں نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ گزشتہ 18 برسوں کے دوران ستیش چوہان نے گریجویٹ ووٹروں کے علاوہ پروفیسرز، اساتذہ، غیر تدریسی عملے، طلبہ، نوجوانوں، خواتین، محنت کشوں اور مزدوروں سمیت سماج کے مختلف طبقات کے مسائل قانون ساز کونسل میں مسلسل اٹھائے ہیں۔ سنیترا پوار نے بتایا کہ گزشتہ چھ برسوں میں ستیش چوہان نے 677 ستارے والے سوالات، 97 توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیے، نصف گھنٹے کی بحث میں 55 مرتبہ حصہ لیا اور ضابطہ 260 کے تحت پیش کردہ قراردادوں پر 22 مرتبہ شرکت کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے پارلیمانی کارروائی کے دیگر 107 اہم ذرائع استعمال کرتے ہوئے مراٹھواڑہ کے مسائل کو مؤثر انداز میں ایوان میں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندے کی ذمہ داری عوام کے مسائل کو سمجھنا، انہیں مناسب طریقے سے ایوان میں پیش کرنا، ان کی پیروی کرنا اور مسائل کا حل نکلنے تک کوشش جاری رکھنا ہے۔ ستیش چوہان نے یہ ذمہ داری دیانت داری سے نبھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ خطے کے تمام آٹھ اضلاع کو جوڑتا ہے۔ مراٹھواڑہ کی سرزمین نے جدوجہد اور کئی بحرانوں کا سامنا کیا ہے، لیکن اسی سرزمین نے ہر مشکل پر قابو پانے کا حوصلہ بھی دیا ہے۔ خطے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے معیاری تعلیم، ہنرمندی کی تربیت، صنعتوں کے قیام اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ضروری ہے۔ ریلوے کے نیٹ ورک کو وسعت دینے اور سی ٹرپل آئی ٹی جیسے منصوبوں کے ذریعے ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی جائے گی۔ سنیترا پوار نے کہا کہ آج آنجہانی اجیت پوار کی شدت سے یاد آرہی ہے۔ مراٹھواڑہ میں پانی کا مسئلہ ہو، ترقیاتی کاموں کا بقایا ہو یا نوجوانوں کے مستقبل کا سوال، اجیت پوار ہمیشہ کام کو اولین ترجیح دیتے تھے۔ ان کے اسی طرز کار اور ترقی کے نظریے کو آگے بڑھانا ہے۔ اس مقصد کے لیے قانون ساز کونسل میں مراٹھواڑہ کے مسائل کو پوری قوت سے اٹھانے والا تجربہ کار نمائندہ ضروری ہے اور ستیش چوہان اس ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ انہوں نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اس انتخاب میں ستیش چوہان کو پہلی ترجیح کا ووٹ دے کر بھاری اکثریت سے کامیاب بنائیں۔ ریاست میں خشک سالی کے سنگین بحران کا ذکر کرتے ہوئے سنیترا پوار نے کہا کہ گزشتہ ماہ بیڑ ضلع کے بعض علاقوں کے دورے کے دوران انتہائی خراب اور تشویش ناک صورت حال دیکھنے میں آئی تھی۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604